سلسلہ دار تبلیغ نمبر ۳

داستان غم

حسب فرمائش محمد کاظم صاحب آنریری منیجر
صادق بک ایجنسی
چوک لکھنؤ

مولفہ

عالیجناب سید جعفر حسین باورچی ٹولہ لکھنؤ

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر
صادق پریس لکھنؤ میں چھپا

فہرست کتب موجودہ صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

نام کتاب	قیمت
تحفۃ العوام جدید سندی بر حاشیہ استخارہ سجادیہ مصدقہ عمدۃ العلماء مولانا مولوی کلب حسین صاحب مدظلہ العالی	۸عہ/
تحفۂ احمدیہ جلد اول مصدقہ شمس العلماء مولانا مولوی السید ناصر حسین صاحب	۸عہ/
ایضاً جلد دوم	۸عہ/
وظائف الابرار مصدقہ جملہ علماء لکھنؤ	۴عہ/
ہفت سورہ مترجم ترجمہ مولوی فرمان علی صاحب	۵/
پنجسورہ مترجم "	۴/
دینیات کی پہلی مرتبہ "	۲/
ایضاً دوسری "	۰۶/
ایضاً تیسری "	۷/

نام کتاب	قیمت
بزم ناصری مجموعۂ قصائد	۸/
ذخیرہ مناقب معہ ہفت بند	۸/
مجموعۂ مناقب	۴/
انیس المناقب	۱/
ہفت بند مترجم ملا کاشی	۱/
ایوب کربلا	۴/
ابن تیمیہ اور یزید مصنفہ علامۂ ہندی مدظلہ العالی	۳/
فلسفۂ اسلام	۸/
قضا و قدر	۲/
ذوالنورین	۲/
قاتلان عثمان کا مذہب	۲/
حیوۃ اجتماعی	۲/
اسلام میں غلامی	۱/
فلسفۂ مجلس حصہ اول و دوم	عہ
مصائب کربلا مجموعہ مراثی	۸/
مراثی انیس و نفیس و حیدر	

نام کتاب	قیمت
تعویذات	
جوشنین	۱/
دعاء نور در حلقہ جن	۱/
دعاء ام الصبیان	۱/
دعاء ابو دجانہ	۱/
تعویذ جواد	۱/
حرز امام رضاؑ	۰/
دعاء قدسی	۱/
دعاء نور تحفۂ مہدیہ	۲/
دعاء نور جیبی	۱/
عریضہ خاکپاک مصدقہ سرکار سید محمد ہادی صاحب قبلہ	فی صد ۶عہ/
نوحہ جات	
افسانۂ غم چہار حصہ	فی ۲/
کشتۂ غم "	۲/
مقبول عزا "	۲/
ہلال غم	۲/

المشتہر محمد کاظم آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

لعن اللہ امۃ قتلتک ولعن اللہ امۃ سمعت بذالک

فرضیت بہ

امابعد - یہ بات ہر صاحب عقل پر مخفی نہین ہو کہ مذہب کا تعلق
عملیات سے وابستہ ہی جس مذہب کے مطابق عمل ہوگا اسی مذہب
مین عامل کا شمار کیا جائیگا مثلاً ایک شخص مسلمان ہو اور وہ اصول
وقواعد عیسائیت پر عمل کرتا ہے تو اسکو کوئی شخص مسلمان نہین
کہیگا بلکہ اس سے اکل وشرب باصول شریعت اسلام ممتنع ہوگا -
اسی طرح اگر کوئی شیعہ مذہب اہل سنت پر عمل کرے تو شیعہ
نہین بلکہ سنی ہے یا کوئی سنی اگر مذہب شیعہ کے اصول وفروع
پر عمل کرے تو ہرگز سنی نہین لہذا اس قاعدہ کلیہ کے بنا پر ہم
یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ قاتلان حسین کا طرز عمل کس مذہب کے
مطابق تھا اور کن قواعد کے وہ لوگ پابند تھے کیونکہ وہ
لوگ کسی نہ کسی مذہب کے ضرور پابند تھے ایسا نہ تھا کہ وہ
لوگ بالکل وحشیانہ زندگی بسر کرنے والے تھے بلکہ سیاست
کے جاننے والے اور احکام سلطنت پر عمل کرنے والے تھے
لہذا انکا پتہ یزید و محمد صاحب سے معلوم ہو سکتا ہی کیونکہ
یزید بادشاہ وقت تھا اس کے پاس قوانین سلاطین گذشتہ
موجود تھے وہ رعایا کی حالت سے واقف تھا پدر بزرگوار کے

کارنامے دیکھے ہوئے تھا۔ رسالتمآب بانی اسلام۔ قوانین اسلام کے موجد۔ سیاست و تدبیر کے معلم۔ توسیع سلطنت کے حامی منکرین بیعت پر معاتب تھے اسی بناپر یزید و محمدؐ صاحب کا مکالمہ لکھا گیا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ قاتلان حسینؑ کون تھے اور انکا طرز عمل کیا تھا۔

محمدؐ۔ یزید! کیا تو نے میرا طرز عمل میرا قانون میری سیاست میری تنظیم سب فراموش کردی۔ کیا تجھکو یہ نہیں معلوم کہ میری قانونی کتاب مین یہ لکھا ہے لا اکراہ فی الدین مذہب مین بردستی نہ کرو یا مین کفار سے یہ نہین کہتا تھا کہ لکم دینکم ولی الدین کیا مین نے یہودیون کے معبدگاہ کی طرف اتحاد باقی رکھنے کیلئے سجدہ نہین کیا۔ کیا مین نے کافرون سے حسن اخلاق نہین برتا پھر تو نے اتنا برا ظلم کیون کیا اور دامن اسلام کو داغدار کیون بنایا اگر حسینؑ نے تیری بیعت تیری اطاعت سے انکار کیا تھا تو انکو چھوڑ دیتا جیسے عبداللہ ابن زبیر کو چھوڑ دیا تھا کیا مینے کوئی قانون ایسا بنایا تھا کہ منکرین بیعت کے ساتھ یہ مظالم کرو جو تو نے کئے۔ مینے اسلام کو اخلاق کے ذریعہ سے پھیلایا اور تو نے اسپر خون ناحق کا داغ لگایا۔

یزید! دست بستہ۔ یارسول اللہؐ میری کوئی غلطی نہین میرا

کوئی قصور نہین ہے مینے ظلم نہین کیا مینے خلاف قانون اسلام عمل
در آمد نہین کیا بلکہ آپکے انتقال کے بعد قانون اسلام مین ترمیم
و تنسیخ کیگئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے انہون نے
وزیر مال ابو عبیدہ جراح کو بنایا خالد ابن ولید وزیر جنگ ہوئے
انکو یہ آڈر دیا گیا کہ تم اہل یمامہ سے بیعت لو اگر وہ بیعت سے
انکار کرین اور تو انپر ظفریاب ہو تو ہرگز انہین سے کیسکو نہ چھوڑنا
زخمیونکو قتل کرنا۔ بھاگے ہوؤن کی تلاش کرنا۔ قیدیون کو
قتل کرنا۔ آگ سے جلا دینا۔ خبردار میرے حکم کے خلاف نہ کرنا
دیکھو تاریخ خمیس باین عبارت ان اظفرك الله باهل
اليمامه فاياك والابقاء عليهم احهز على جرتكهم
واطلب مدبوهم واحمل اسرهم على السيف
وهون فيهم القتل احرقهم بالنار واياك ان تخالف
عن امرهي اور جب بنی عامر و بنی سلیم نے بیعت سے انکار کیا
تو قتل کیا مثلہ کیا (جوڑ بند علیحدہ) جلایا پتھرون سے کچلا پہاڑون
سے گرایا کنوؤنمین ڈھکیلا۔ اور ابوبکر کو اسکی اطلاع دی دیکھو تاریخ
کامل در ذکر بنی عامر و بنی سلیم فاتوه بهم فمثل بهم حرقهم
ورضخهم بالحجاره ورمى بهم من الجبال ونكسهم فى
الابار وارسل الى ابوبكر يعلمه ما فعل ص ١٣٣ جلد ٢-

جب یہ قانون پاس ہوا اور بزرگان قوم نے عملدرآمد کیا تو پھر مجکو اور میری فوج کو کیا عذر تھا کہ مین اپنے منکر بیعت حسین ؑ پر کیون نہین تشدد کرتا اور کیون نہین مظالم کرتا - میرا تشدد کرنا دوسرون کے لئے تنبیہ ہو گئی کہ آیندہ کوئی میری بیعت سے انکار نہ کرے جیسا کہ خلیفۂ اول نے کیا کہ اسکے بعد کسی نے اونکی بیعت سے انکار نہین کیا - اگر یہ قانون صحیح ہی تو مین حق پر ہون - اور اگر یہ قانون ناجائز ہے تو اسکے ذمہ دار موجد قانون ہین -

محمد ؐ - یزید! یہ تو کیا کہتا ہی ارے کوئی وحشی سے وحشی قوم بھی تو اپنے دشمنون سے ایسا سلوک نہین کرے گی مین نے کفار سے جنگ کی اپیر فتحیاب ہوا لیکن نہ کسی قیدی کو قتل کیا نہ کسی زخمی کو ذبح کیا نہ کسی کو جلایا ہائے افسوس میرے بعد یہ کیا ہوا میری تصویر اسلام خون ناحق سے رنگ دی گئی اور مظالم کی خاک و خون سے آلودہ کر دی گئی - وہ لوگ کون ہین جو زخمی دشمنون کی تیمارداری کرتے ہین - اسپتال کھولتے ہین - شریف زادیان خدمتین کرتی ہین قیدیان جنگ کس آرام و آسائش سے عمدہ مکانون مین آسائش کرتے غذائے لذیذ سے ہر وقت متنعم ہوتے - واہ رے

اسلام واہ رے اسلام کے اخلاق۔

یزید۔ حضور اسقدر آپ متعجب کیون ہوتے ہین تاسف کیون کرتے ہین وہ تو والذین معہ اشدأ علی الکفار کے مصداق ہین اگر انہو نے ایسی سختی کی تو کیا برا کیا۔

محمدؐ۔ یہ آیت میرے زمانے مین نازل ہوئی تھی میرے بعد نازل نہین ہوئی تھی مگر میرے عہد مین تو انہون نے کسی کافر کی گائے پر بھی تشدد نہین کیا اور بہت نرم دل مشہور رہے۔ ثانیاً شدت کے یہ معنی نہین کہ انکو آگ مین جلا دیا جائے یا یہ کہ خود گھر مین تشریف رکھین اور دوسرون کو تشدد کا حکم دین بلکہ شدت کے یہ معنی کہ جسوقت کافر مقابل ہو کر آئے اسوقت شدت کے ساتھ انپر حملہ کرو انکا مقابلہ کرو۔ انکو پشت نہ دکھاؤ۔

یزید۔ یارسول اللہ انکو حضرت عمرؓ نے روکا کہا کہ وہ لوگ کلمہ گو ہین انپر ایسی سختی زیبا نہین تو آپ کو غصہ آگیا ارشاد فرمایا کہ اے عمر تم زمانہ کفر مین تو بہت جبار تھے اسلام لانے سے جبان ہو گئے دیکھو تاریخ طبری وکامل۔ جب انہون نے حضرت عمر کا کہنا نہ مانا تب ہمکو خیال ہوا کہ یہ قانون بہت مستحکم ہے اسپر عمل کرنے سے نتیجہ فائدہ مند ثابت ہوگا کیونکہ پیر جہان دیدہ کا قانون ہے۔

محمدؐ۔ یزید اچھا یہ بتا کہ حسین پر انکار بیعت سے مظالم کئے گئے

عورتوں اور بچوں کا کیا قصور تھا جنھوں میں آگ کیوں لگائی
یزید حضور میں معافی کا خواستگار ہوں یہ بھی قانون عہد اول کا
پاس شدہ ہے اور عہد ثانی میں بھی عمل ہوا فی التاریخ خمیس
وصاح خالد ولا یطبخن رجل قدرا ولا یسخن ماء لا الفیة
راس رجل وامر خالد بالخطائر ان تبنی ثم اوقد فیها النار
ثم امر بالاساری فالقیت فیها والقی یومئذ حامیه بن
سبیع بن الخشخاس الاسدی وھو الذی کان رسول
اللہ استعمله علی صدرات قومه فارتد عن الاسلام
واخذت ام طلحه اخذ نسأ بنی اسد فعرض علیھا الا
سلام فابت ووثبت النار فاقحمت النار ھی یاموت
عم صباحا؛ کافحه کفاحا +
وذکر الواقدی عن یعقوب بن زید بن طلحه ان خالدا
جمع الاساری فی الخطائر ثم اضرمها فاحترقوا ھم
احیا ص ۱۳ ذکر عن یعقوب خالدا امر بالاخدود وتحرق
بھا فقیل له ماذا تریدھذا الاخدود وقال احرقھم
بالنار فکلمه فی ذلك فقال ھذا عھدی ابی بکر
الصدیق الی فاقوؤلا فی کل مجمع ان اظفرك
الیه بھم فاحرقو۔

خالدنے باآواز بلند پکار کر کہا کہ کسی شخص کو اگر کھانا پکانا ہو۔ یا
پانی گرم کرنا ہو تو اسکا چولھا کسی آدمی کا سر بنائے۔ اور حکم
دیا کہ لکڑی کے مکان بنائے جائین پھر اسمین آگ روشن کی
اور اسیرون کو حکم دیا کہ زندہ اسمین ڈال دے جائین۔
حامیہ بن سفیع کو بھی انھین کے ساتھ جلا دیا حالانکہ یہ وہ صحابی
ہے جسے خود رسول اللہ نے اپنی قوم کا عامل صدقہ مقرر کیا تھا
جسکے بعد وہ مرتد ہوگیا۔ اس واقعہ مین ام طلحہ نامی عورت گرفتار
ہوئی اس سے اسلام لانے کو کہا اسنے قبول نہ کیا اور آگ مین کود
پڑی۔ پھر قیدیون کو جمع کرکے حکم دیا کہ آگ مین جلا دئے جائین
چنانچہ وہ سب جلا دے گئے حالانکہ وہ زندہ تھے۔ اسپر اعتراض
کیا گیا تو خالد نے حکم نامہ ابوبکر صدیق مجمع کے سامنے پڑھکر سنایا کہ
ہمکو آڈر دیا ہے کہ اگر خدا تجھے ظفر دے تو سبکو جلا دینا۔ اب اچھی طرح
معلوم ہوا کہ یہ حکم خاص ابوبکر کا تھا نہ حکم اسلام اور ہم لوگ تو
انھین کے تابعین مین سے ہین کیونکہ ہمکو خلافت نہین ملسکتی تھی اگر
معاویہ رضی اللہ عنہ کو دمشق کا گورنر نہ بنایا جاتا یہ انھین بزرگ کا
صدقہ ہے جو ہم غریبون کو ملا۔ لہذا جب مخالفین کے ساتھ ایسا برتاو
جو کیا گیا روا ہے تو ہم نے اگر حسینؑ کے ساتھ ایسا سلوک کیا تو کیا
بیجا کیا۔ ثانیاً جب ایران کی شاہزادیان گرفتار ہوکر دربار عمر خطاب

مین آئین تو وہ کوڑون سے پیٹی گئین پھر اگر شمر نے اہلبیت رسول کو
تازیانون سے مارا تو کیا قصور کیا۔

محمدؐ ۔ مردون و عورتون کے نظائر تو پیش کر چکا اب یہ بتا کہ علی اصغر
کیون قتل کیا گیا۔

یزید ۔ حضور کمسن بچے کا قتل ہونا میرے ہی نامۂ اعمال مین درج
نہین ہے بلکہ عبید اللہ ابن عمر نے ابو لولو قاتل عمر ابن خطابؓ کی ایک
کمسن لڑکی کو قتل کیا مگر اسپر کوئی ملامت و زجر و توبیخ نہین کیگئی
ثانیاً حضرت معاویہ نے بسر ابن ارطات کو یمن بھیجا وہان عبید اللہ
ابن عباس علی کی طرف سے حاکم تھے بسر کے اچانک حملے کی تاب نلا کر
بھاگ گئے بسر عبید اللہ ابن عباس کے دو معصوم بچے کو بیرحمی سے
ذبح کر ڈالا اور کسی ایک نے بھی ملامت نہین کی پھر عمر سعد و حرملہ پر کیا
اعتراض ہو سکتا ہے۔ بقول شاعر

خشت اول چون نہد معمار کج ۔۔۔ تا ثریا می رود دیوار کج

فی الکامل ابن اشیر و کان عند رجل من کنانۃ فما اراد
قتلھما قال لہ الکنانی لم تقتل ھذین ولا ذنب لھما
فان کنت قاتلھما فاقتلنی معھما فقتلہ وقتلھما۔

عبید اللہ بن عباس یمن سے جاتے وقت اپنے دو بچون کو ایک
مرد کنانی کے پاس چھوڑ گئے تھے جب بسر نے ان بچونکو ہلاک کرنا چاہا

تو مرد کنانی کہنے لگا۔ ان بیگناہون کو کیون قتل کرتا ہی - اگر یہی منظور ہی
تو مجھے بھی انہین کے ساتھ قتل کر پسر نے اون بچون کے ساتھ اس کنانی کو
بھی قتل کر ڈالا -

محمدؐ - اے یزید میرے حسینؑ کا سر گلیون بازارون کوچون مین کیون پھرایا گیا

یزید - یہ میرے باپ کی تعلیم تھی جسوقت معاویہ ابن خدیج نے محمد بن ابی
بن قحافہ کو قتل کیا تو انکا سر میرے پدر بزرگوار کے پاس بھیجا تو وہ پہلا
سر تھا جو گلیون اور بازارون مین پھرایا گیا اور نعش جلادی گئی -
یہی صورت مین نے حسینؑ کے ساتھ کی -

محمدؐ - یہ کھانا اور پانی کیون بند کیا گیا ایسا سلوک تو کافرون کیساتھ
بھی نہین کرتے ہین -

یزید - یہ پدر بزرگوار کا قانون تھا کہ انھون نے جنگ صفین مین لشکر علیؑ پر
پانی بند کر دیا تھا مین نے انکے بیٹے حسین پر پانی بند کیا -

محمدؐ - اچھا یہ بتا کہ حسین کے خون مین کون کون شریک ہے -

یزید - حضور یہ سوال بہت سنگین ہی اسکے جواب مین زبان جنبش نہین
کرتی دل لرزتا ہے اسکے اظہار مین بڑے بڑے لوگ گرفتار ہو جائینگے
بہتر یہ ہے کہ اسکو مخفی رکھا جائے اسلئے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا -

محمدؐ - نہین مجھکو انکا نام انکا پتہ بتانا ہوگا پوشیدہ رکھنی کی کیا بات ہی ورنہ یہ
سب مظلمہ تیرے سر رہیگا -

یزید - حضور اگر نام و پتہ بتاؤنگا بڑے بڑے عزت دارون کی خانہ تلاشی ہوگی کچھ اعانت قتل کی دفعہ مین پھنسین گے کچھ قاتلون کے پوشیدہ کرنے مین پکڑے جائینگے - کچھ قاتل کی صورت مین گرفتار ہون گے اور کچھ اعلان قتل مین مقید ہون گے -

محمدؐ - یزید تجھکو ان سب کا پتہ و نام بتانا ہوگا اگر نہین بتائیگا تو تجھکو بہت سخت سزا دونگا -

یزید - اچھا حضور سنئے پہلے انکا نام بتاتا ہون جنہون نے حسینؑ کی مدد نہین کی اور مجکو روکا نہین بلکہ مجکو اغوا کیا وہ بھی باغیان حسینؑ و قاتلان حسینؑ ہین اور قاتل کا معین بھی قاتل ہے اول معاویہ ہین جسوقت میرے باپ اہل عراق و شام سے میری بیعت لے چکے تو ہزار سوارون کے ہمراہ حجاز کیجانب روانہ ہوئے - مدینے کے قریب پہونچے تو اتفاقاً پہلے امام حسینؑ سے ملاقات ہوئی اونکو دیکھکر معاویہ کہنے لگے کہ خوشی اور بہتری نہ ہو اس شتر قربانی کو جسکا خون پھڑک رہا ہے اور اللہ اسکا خون گرانے والا ہے امام حسینؑ نے کہا کہ اے معاویہ خدا کی قسم مین ایسے کلمات کا سزاوار نہین ہون معاویہ نے کہا کہ بلکہ اس سے بدتر کلمات کے سزاوار ہو -

بعد ازان معاویہ نے مدینہ مین خطبہ پڑھا اور یزید کی بیعت مدح بیان کر کے کہا اس سے زیادہ کون شخص خلافت کا مستحق ہو سکتا ہے - لہذا جب ایک باپ اپنے لڑکے کو ایسی تعلیم دے اور اسکے سامنے قتل حسینؑ کی تمنا کا اظہار

کرے اور اُسکا بیٹا باپ کی وصیت پر عمل کرے تو بیٹے کا کیا قصور لہذا
معاویہ قانوناً قاتل اول فی التاریخ کامل ابن اثیر فلما بایعہ
ھل العراق والشام سار معاویہ الی الحجاز فی الف فارس فلما
دنا من المدینہ لقیہ الحسینؑ بن علی اول الناس فلما نظر الیہ
قال لا مرحبا ولا اھلا بدنۃ یترقرق دمھا واللّٰہ مھریقہ
قال مھلا فانی واللّٰہ لست باھل ھذہ المقالہ قال بلی ولشر
منھما ولطب معاویہ بالمدینہ وذکر یزید فمدحہ وقال
من احق منہ بالخلافہ۔

(۲) عبداللہ ابن زبیر۔ جب امام حسینؑ مکہ میں وارد ہوئے تو آپکو یہ خوف
ہوا کہ کہیں اہل مکہ مجھسے جدا ہو کر حسین کے شریک نہ ہو جائیں تو آپکو پھر ایک منٹ
بھی مکہ میں رہنا حسین کا بہت گران تھا جیسا تاریخ کامل میں ہے اثقل خلق اللہ
علی ابن الزبیر لان اھل الحجاز لا یبایعونہ مادام الحسین باقیا بالبلد
اگر عبداللہ ابن زبیر امام حسینؑ کے شریک حال ہوتے تو اہل حجاز حسین کا ساتھ
دیتے اور مکہ سے حسین کو جانے نہیں دیتے تو میری قوت وہمت اتنی نہیں
بڑھتی اور اگر جنگ ہوتی تو مقابلہ کی جنگ ہوتی اور پھر میں بھی یہ خیال کرتا
کہ عبداللہ زبیر جب حسین کے شریک ہیں تو حسین سے مقابلہ نہ کرتا گیا عبداللہ ابن زبیر
نے مرہ ابن منقد قاتل علی اکبر و محمد اشعث کو اپنے گھر میں چھپایا اور محمد اشعث
بھانجے ابو بکر صدیق کے انکو موصل کا حاکم بنایا حالانکہ محمد اشعث الجمن قاتل مسلم

وحسین کے ہوم مجبر تھے لہذا جو شخص قاتل کا معین ہو وہ بھی قاتل ہے۔ قال فی الکامل بعث المختار الی قاتل علی ابن الحسین وھو مرۃ بن منقذ ۔ فھرب منھم فنجا ولحق بمصعب بن الزبیر وارسل المختار الی محمد بن اشعث قد ھرب الی مصعب بن الزبیر واستعمل عبد اللہ ابن زبیر علی الموصل محمد بن الاشعث ۔

(۳) عبد اللہ بن عمر فاروق ۔ آپ نے یزید کی بیعت کی اور حسین سے جدائی اختیار کی اور اہل مدینہ سے یہ ارشاد فرمایا کہ یزید سے مخالفت کرنا غداری ہے لہذا جو شخص یزید کی بیعت سے علیحدہ ہوگا اوس سے جدائی اختیار کرونگا ۔ جب خلیفہ زادے یزد کی طرف ہو گئے تو پھر حسین کا کون شریک ہو سکتا ہے اور فتوی بھی دیدیا کہ زید کی مخالفت غداری ہے لہذا قاتل کا شریک بھی قاتل ہے ۔

صحیح بخاری ۔ اخرج البخاری فی صحیحہ عن نافع قال لما خلع اھل المدینہ یزید ابن معاویہ جمع ابن عمر حشمہ وولدہ فقال انی سمعت النبی صلعم یقول ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ وانا قد بایعنا ھذا الرجل علی بیع اللہ ورسولہ الخ

(۴) عبید اللہ ابن زیاد ۔ آپ کا مذہب مذہب معاویہ ہے ۔ آپ کے پدر بزرگوار ۔ زیاد ۔ معاویہ کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے علی کو برسرمنبر گالیاں دیتے ۔ حجر بن عدی جو علی کے دوست تھے انکے مقابل میں علی کی مدح کرتے تھے

آپ نے انکو گرفتار کر کے مقام غدار میں قتل کر ڈالا - آپ کے صاجزادے عبیداللہ ابن زیاد باپ کے پیرو حسین کے قاتل حضرت معاویہ کے بھتیجے - سمیہ کے پوتے - سمیہ کا قصہ تاریخ ابوالفدا - تاریخ احمدی بتقریظ خواجہ حسن نظامی دیکھو یہاں میں نخود واقعہ لکھنا نہیں چاہتا ہوں - تاریخ احمدی میں ہے کہ امام شافعی نے ارشاد فرمایا ہے کہ معاویہ - عمرو عاص مغیرہ - زیاد کی گواہی قابل قبول نہیں ہے -

(۵) عمر سعد - آپ سعد بن وقاص کے فرزند ہیں - سعد بن وقاص حضرت عثمان کے گروہ میں کے ایک بزرگ ہیں - علی کے مخالف ہیں آپ کو یہ خیال تھا کہ عثمان کو علی نے قتل کرایا اس وجہ سے آپ نے علی کی بیعت نہیں کی اور معاویہ کے دوست رہے - آپکے صاجزادے عمر سعد ہیں جو حسین کے قاتل ہیں دیکھو تاریخ طبری و مروج الذہب اگر یہ کتابیں نہ دستیاب ہوں تو اردو کی تاریخ احمدی بتقریظ خواجہ حسن نظامی دیکھو مگر دیکھو ضرور کسی ملا کے بہکانے میں نہ آؤ حقیقت کے معلوم کرنے میں کوشش کرو - عقل ہیز زد رخود

(۶) شمر یہ خارجی تھا -

(۷) حرملہ - خارجی تھا -

(۸) خوالی ابن یزید ابن ابی سفیان - یہ معاویہ کے بھتیجے یزید کے چچازاد بھائی تھے -

(۹) شبل بن یزید ابن ابی سفیان - یہ بھی معاویہ کے بھتیجے یزید کے چچازاد بھائی تھے

(۱۰) ولید بن عقبہ بن ابی سفیان - یہ بھی معاویہ کا بھتیجا - یزید کا چچا زاد بھائی
(۱۱) سنان بن انس - آپ کا مذہب معاویہ کا مذہب تھا -
(۱۲) یزید بن معقل - آپکا مذہب - مذہب عثمان تھا چنانچہ تاریخ طبری مین ہے
کہ بزور جنگ کربلا -
یزید بن معقل نے بریر سے کہا کہ ایک بار میرے ساتھ بنی لوذان کیطرف جاتے ہوئے تو نے عثمان بن عفان کو حد اعتدال سے گزرا ہوا معاویہ بن ابوسفیان کو گمراہ کرنے والا اور علی کو امام حق کہا تھا - بریر نے کہا کہ یہ سچ بات ہی یزید نے کہا تو گمراہ ہے - بریر نے کہا کہ آؤ ہم تم مباہلہ کرین غرضکہ مباہلہ ہوا اور یزید بن معقل بریر کے ہاتھون قتل ہوا -
(۱۳) مزاحم بن حریث - آپکا دین دین عثمان تھا فی تاریخ طبری قال ان نافع بن ھلال کان یقاتل وھو یقول انا الجملی انا علی دین علی قال فخرج الیہ مزاحم بن حریث قال انا دین عثمان فقتلہ
نافع بن ہلال لشکر حسین سے نکلے انکے مقابل مین مزاحم آیا نافع نے کہا کہ مین جملی ہون - میرا مذہب دین علی ہے مزاحم نے کہا کہ میرا مذہب دین عثمان ہے - مختصر یہ کہ قاتلان حسین کا مذہب مذہب عثمان اور مذہب معاویہ تھا ہم نے بہت تلاش کیا کہ کوئی تو ایسا مل جائے جو اسبات کا مدعی ہو کہ ہمارا مذہب دین علی ہے اور ہم حسین کے قتل کے لیئے آئے ہین اب رہا کہ کچھ خطوبن مین جو دوستان علی کے نام ہین وہ سب فرضی کارروائی ہے

اور کوفیون کا فریب ہے ہان اگر کوئی میدان جنگ مین آکر دعوی کرتا کہ ہم دوستدار علی ہین اور اے حسین تم کو قتل کرینگے تو ضرور دوستان علیؑ قاتل حسین ہین

محمدؐ - یزید اب مجکو تیرے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ قاتل حسین ہین - لیکن اب یہ بتا کہ تو نے اپنی عقل سے کیون نہین کام لیا کہ حسینؑ محمدؐ کا نواسہ ہر وہ قابل رحم ہے اسپر ظلم کرنا جہنم مین اپنا گھر بنانا ہے - نصارہ عیسیٰ کے گدھے کے سم کی کسقدر عزت کرتے ہین - اہل ہنود ابتک سیتا کی رتین کی زیارت کرتے - بیت المقدس سلمان و داؤد کا بنایا ہوا ہے جو یہود کے خواندان سے تھے لیکن یہودی و نصارا ابتک اسکو عزت کی نظر سے دیکھتے ہین - مسلمانون کے دلون مین اینٹ و مٹی کے بنے ہوئے کعبہ کی عظمت ہے حالانکہ یہ موجودہ کعبہ وہ کعبہ نہین ہے جو ابراہیم نے بنایا تھا بلکہ حجاج کا بنایا ہوا کعبہ ہے عمر سعد نے میرے گھوڑے کی بہت قدر کی کہ اسکو تیر نہ مارا مگر میرا حسین جو کہ میرا گوشت پوست تھا اسکی کچھ قدر نہ کی اور اسکا خون مثل آب بہا دیا

یزید - یا رسول اللہ روحی لک الفدا مین مجبور تھا اسلئے کہ جب عبداللہ بن عمر فاروقؓ نے میری بیعت اور اطاعت کرلی اور میری جانب سے مدینہ مین لکچر دیتے رہے حالانکہ آپ علی کے سوتیلے نواسے اور حسین کے بھانجے تھے تو حسینؑ کے انحراف نے مجکو شبہہ مین ڈالدیا اور مجکو یہ خیال پیدا ہوا کہ یقیناً مین حق پر ہون اور حسین باطل پر -

محمدؐ - یزید یہ تو غلط کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر علی کے نواسے تھے بلکہ حسن علماء

و محدثین نے عقد ام کلثوم حضرت عمر کے ساتھ تحریر کیا ہو سے در پردہ حضرت
عمر کی ہجو بلیح کی ہے کیونکہ ۶ سال کی لڑکی اور ۵۳ سال کا مرد
ہیولون کا وجود - جوان لڑکون کا ساتھ ایسی صور تون مین وجود
عقد عقلاً و شرعاً و اخلاقاً ممنون معلوم ہوتا ہے - اور عائشہ
عقد حکم خدا سے ہوا جیسا کہ مشکوٰۃ مین مذکور ہے -
وجہ اسکی یہ ہے کہ ام کلثوم ۱۰ - رجب ۶ھ ہجری مین پیدا
ہوئین اور حضرت عمر جمادی الثانی ۱۳ھ کو تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے
اسوقت ام کلثوم کا سن ۶ سال کا تھا اور حضرت عمر کا سن ۵۳ برس کا تھا
تو بھلا کوئی عقلمند ہوشیار شخص ۵۳ سال کی عمر مین ۶ برس کی سے عقد کریگا سوا
اس کے کہ عبداللہ ابن عمر و عاصم وغیرہ دیکھنے والے و سننے والے مذاق
اُڑاتے ہین کہ حضور نے ۵۳ برس کی عمر مین ۶ برس کی لڑکی سے نکاح کیا -
حضرت عمر ایسے ناسمجھ نہین تھے کہ وہ اپنا مذاق اُڑاتے ثانیاً - ام کلثوم کنیت
ہے یعنی کلثوم کی مان پس اگر حضرت عمر نے کلثوم کی مان کے ساتھ عقد کیا
تھا تو کلثوم حضرت عمر کی بیٹی ہوئین حالانکہ سوا ے حفصہ کے اور کوئی کلثوم
بیٹی حضرت کی نہین اگر کسی تاریخ مین دیکھا ہو تو بتا ئے - ثالثاً یہ عقد
برضا و رغبت علی ہوا یا بالجبر ہوا اگر علی نے اپنی ناداری و کثرت عیال سے
حضرت سے خواہش کی تھی کہ آپ ہی عقد کر لیجیے تو حضرت کا اخلاقاً یہ فریضہ
تھا کہ وہ ارشاد فرماتے کہ یا علی گھبراؤ نہین مین تمھارا اور تمھارے بچون کا

حتی الامکان کفیل رہونگا اور اپنی بیٹی ام کلثوم کا عقد اچھے خاندان مین
کردونگا۔ مین تو بڈھا ہون آج مرا کل دوسرا دن اپنے ساتھ کیسے کرلون۔
لڑکے میرے سب شادی شدہ ہین تم گھبراؤ نہین مین بہت جلد انتظام کرتا ہون
نہ یہ کہ خود اپنے ساتھ ۵۳ یا ۶۰ برس کے سن مین ۶ برس کی لڑکی سے عقد کرلیتے
مین تو نہین جانتا کہ کون ایسا دوست ہوگا جس کا ایک دوست خواہش عقد
۵۳ یا ۶۰ برس کے سن مین اسکی کمسن لڑکی سے کرے اور اگر صاحب دختر خود
خواہش کرے تو اسکا دوست یہ ہرگز نہین کہیگا کہ مجھ بڈھے کے ساتھ کردو۔
اور اگر جبراً یہ عقد واقع ہوا تو حضرت عمر کے بدترین اخلاق کی دلیل ہے۔
لہذا یہ سب خلاف عقل اور حضرت عمر کی توہین کرنا ہے ونیز استیعاب عبدالبر
مین ہے کہ حضرت عمر کے چند فرزند تھے۔ عبداللہ بن عمر وعبدالرحمن جنکی مان
زینب بنت مظعون عاصم بن عمر جنکی مان جمیلہ بنت عاصم بن ثابت۔ عبداللہ بن عمر
جنکی مان ملیکہ خزاعیہ جیسا کہ تاریخ کامل وتاریخ خمیس مین بھی ہے زید بن عمر
جنکی مان ام کلثوم بنت جرول ہین وکلثوم بنت ابی بکر لاولد تھین تا نیا زبان
عرب مین کنیت کا رواج دو طرح پر ہوتا ہے ایک اوصاف حمیدہ کے لحاظ کی
جیسے ابوالخیر ام المساکین۔ دوم۔ ولدیت وابنیت کے اعتبار سے جیسے ابوالقاسم
ام حبیبہ۔ ابن سعید اور بعض کی کنیت نے تو اسقدر شہرت حاصل کی
کہ اصل نام غیر معروف ہوگیا۔ جیسے ابوبکر۔ آپکا اسم مبارک عتیق ہے لیکن آج
مسلمانون کی زبان پر کنیت جاری ہے اصل نام کو بعض پڑھے لکھے نہین جانتے

اسیطرح علی کی دو بیٹیاں ایک زینب کبرا جنکا عقد عبد اللہ بن جعفر کے
ساتھ ہوا۔ دوم زینب صغرا جنکا عقد عون بن جعفر کے ساتھ ہوا انھین کی
کلثوم متولد ہوئین۔ بیٹی کے نام سے اسقدر شہرت اختیار کی کہ ام کلثوم مشہور
ہوئین زینب صغرا کا اسم غیر مشہور ہوا۔ لہذا کلثوم علی کی نواسی ہین بیٹی نہین
ہین۔ انکی ولادت سنہ ۲۷ھ مین ہوئی اور عمر کا انتقال سنہ ۲۳ھ مین ہوا کتب
مقاتل وکتب تواریخ مین امام حسینؑ کا یہ فقرہ بوقت رخصت بروز عاشورہ
السلام علیک یا زینب الکبریٰ و یا زینب الصغریٰ موجود ہے۔ امام جعفر صادقؑ
کا یہ فقرہ کہ الفرج غصب منا یہ زبان عرب کا محاورہ ہے یہ جملہ وہان استعمال کیا
جاتا ہے کہ جب کوئی پریشانی و مصیبت مین ہو تو وہ کہتا ہے کہ مجھسے زمانے نے آزادی
وکشادگی سلب کرلی۔ فرج کے حقیقی معنے کشادن ہین لہذا اس جملے مین معنی حقیقی
مراد ہین نہ معنی مجازی مگر وہ لوگ جو گندے خیال کے ہین وہ اس فقرے مین معنی
مجازی لیتے ہین۔ جیسے ایک شخص کو دبر کے معنی مجازی معلوم تھے اس نے سورہ
یوسف کی تلاوت کی اور آیہ قدت قمیصہ من دبر کا ترجمہ مجازی معنون مین
کیا۔ ویسا ہی جاہلون نے اس فقرہ مین لفظ فرج کے معنے مجازی مراد لئے۔
امام جعفر صادقؑ کا کلام زبان عرب مین ویسا ہے جیسے اردو مین غالب کا کلام
جو شخص علم بیان و بدیع۔ صنائع و بدائع۔ منطق و فلسفہ پر اچھی طرح عبور نہین رکھتا ہو
وہ امام کے کلام کو نہین سمجھ سکتا ہے۔ مقصود امام کا یہ تھا کہ ہمسے آزادی وکشادگی
سلب کرلی ہے اب جسکا دل چاہے ہم پر اتہام رکھے اور ہمارے خاندان پر حملہ کرے۔

اگر بالفرض عقد تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی کوئی فضیلت نہین کیونکہ ابو العاص کافر تھا مگر زینب بنت خدیجہ اسکو منسوب تھین۔

یزید۔ امام حسین نے تقیہ کیون نہین کیا حالانکہ تقیہ کا حکم قرآن مین بھی ہے و نیز عمار یاسر کو مشرکین نے گرفتار کر کے زبردستی رسول اللہ کو برا بھلا کہلایا جب رسول کے پاس عمار آئے تو بہت شرمندہ تھے رسول نے واقعہ معلوم کر کے تسلی دی اور خدا نے آیت نازل کی والتقو تقیہ تقینہ اور عقل بھی ہمکو اس بات پر زور دیتی ہے کہ جب جان ہلاکت مین پڑے اور کوئی معین و مددگار نہو تو اسوقت جان بچانے کی جو بھی تدبیر ہو سکے انسان پر واجب ہے کہ جان کی حفاظت کے لئے کرے۔

محمد۔ گو تقیہ تو ایسی شی ہے کہ تمام عالم اسکو اپنا سرتاج بنائے ہوئے ہے تقیہ کے پردہ مین عروس عزت مجلہ نشین ہے جان و مال کی سپر ہے حقیقی ترقی کا آلہ ہے حسن و قبح کی کسوٹی ہے بہت سے پولیٹکل دماغون نے عزت آبرو کی حفاظت کے لئے حکمتون کے آگے سجدہ کیا۔ سلطنتون نے تحفظ سلطنت کے لئے اسلامی شعار چھوڑا قرآن نے عربی لباس اتار کر ترکی لباس پہنا آداب معاشرت نے یورپ کا غازہ ملا۔ صرف اس خوف سے کہ کہین مذہبی جنگ کا رنگ نہ جمے۔ بہت سے وہابی حنفیون کی شماتت سے حنفی بنے ہوئے ہین۔ غرضکہ کوئی بھی ایسا شخص نظر نہین آتا جو تقیہ نہین کرتا معلوم ہو اگر تقیہ ایک فطری شے ہے۔ کچھ جاہل تقیہ اور جھوٹ کو ایک ہی

سمجھتے ہین۔ حالانکہ یہ انکی صریح غلطی و نافہمی کی دلیل ہی بلکہ تقیہ و جھوٹ
مین فرق ہی۔ جھوٹ کے یہ معنے ہین کہ بغیر کسی وجہ عقلیہ کے خلاف واقع
کسی بات کا بیان کرنا جیسا کہ عام طور سے لوگ واقعات کو بیان کیا کرتے
ہین تقیہ کی تعریف یہ ہے کہ جب جان یا مال یا آبرو کا تحفظ نا ممکن ہو اور
کوئی معین و مددگار نہ ہو اسوقت خلاف قلب کسی بات کا اظہار کرنا مثلاً
چند کافرون نے ایک مسلمان کو گرفتار کیا اور وہان اسکا کوئی معین و
مددگار بھی نہین ہے اور وہ کافر یہ کہتے ہین کہ تو اسلام کو ترک کرو ورنہ ہم
تجھکو قتل کرینگے پس یہ مسلمان خوف جان سے ظاہر مین اسلام ترک کردی
اور انکا ہم خیال ہو جائے تو اسی کو تقیہ کہتے ہین۔ لیکن یہان پر شخص جاہل
و عالم مین ذرا فرق ہوگا وہ یہ کہ جاہل تو صاف صاف کہدیگا لیکن عالم
صنعت الہام و توریہ جاری کریگا مثلاً ایک شخص وہابی تھا اسکو چند مسلمانون نے
پکڑا اور اُس سے یہ کہا کہ تو وہابی ہے ہم تجھکو مارینگے نہین تو تم وہابیت کو
ترک کرو وہ شخص بہت سمجھدار تھا اس نے کہا کیا خوب تم بھی تو وہابی ہو ان
لوگون نے کہا کہ ہم تو وہابی نہین ہین اسنے کہا کہ اگر تم وہابی نہین تو کافر ہو
مسلمان نہین اسوجہ سے کہ وہاب خدا کا نام ہی لہذا جو شخص اسکو وہاب جانیگا
وہ وہابی ہی اور جو اسکو وہاب نہین کہیگا وہ کافر ہے یہ لوگ اسکی تقریر
سنکر خاموش ہوگئے دیکھا آپ نے کہ اس شخص نے اپنے علم کے زور سے
کیونکر جان بچائی حالانکہ یہ شخص عبدالوہاب کا ماننے والا تھا۔

اسیطرح جو لوگ ہوشیار و عقلمند ہین وہ تحفظ کے لیے ایسا کلام وارد
کرتے ہین کہ جسکا ایک مطلب انکے دلمین ہوتا ہے اور ظاہر مین دوسرا
مطلب۔ حسینؑ نے تقیہ اسیوجہ سے نہین کیا کہ انکے معین و مددگار جمع ہوگئے
تھے۔ اگر حسین تقیہ کر لیتے تو اسلام فنا ہوجاتا حق و باطل کی تمیز نہ ہوتی
امام جعفر صادق و امام محمد باقر کا کلام وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو زبان عرب و
محاسن کلام عرب سے اچھی طرح واقف ہو۔ ابو حنیفہ صاحب کی بابت
تاریخ ابن خلکان مین یہ عبارت مرقوم ہے۔ ان جعفر الصادق کرم
سائل ابا حنیفہ رضی اللہ عنہما فقال ما تقول فی محرم کسر رباعیۃ
ظبی فقال یا ابن رسول اللہ ما اعلم ما فیہ فقال لہ انت
تتداھی ولا تعلم ان الظبی لا یکون لہ رباعیۃ وھو ثنی
ابداً امام جعفر صادق نے ابو حنیفہ صاحب سے پوچھا کہ تم اس محرم کی
بابت کیا فتوی دیتے ہو کہ جسنے ہرن کے وہ دانت توڑ ڈالے ہوں جنکو
رباعی کہتے ہین آپ نے ارشاد فرمایا ابن رسول اللہ مجھے معلوم نہین کہ
اس باب مین شرع کا کیا حکم ہے۔ امام نے کہا کہ تم قیاس خوب دوڑاتے ہو
مگر اتنا نہین جانتے کہ ہرن کے وہ دانت ہوتے ہی نہین جنکو رباعی کہتے
ہین۔ کچھ جاہل تو یہ کہین گے کہ امام نے دھوکا دیا مگر وہ لوگ جو صاحب
علم و ہنر ہین اور طلبا کو درس دیا کرتے ہین وہ اکثر طلبا کی ذہانت و عقل
معلوم کرنے کے لئے صحیح بات کو غلط بیان کرتے ہین اور شے معدوم کو

موجود کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں تو وہ لڑکے جو ذہین و تیز طبع ہیں
وہ فوراً معلوم کر لیتے ہیں کہ ماسٹر صاحب ہماری عقل و فراست کا امتحان لے رہے
ہیں تو وہ اسکا صحیح جواب دیتے ہیں اور وہ لڑکے جو غبی و کند ذہن ہیں وہ
وہ ماسٹر صاحب کی صورت دیکھا کرتے ہیں یا کاپی میں غلط جواب تحریر
کرتے ہیں - لہذا جب ابو حنیفہ صاحب کلام کی حقیقت نہ معلوم کر سکے تو ایک
جاہل میزان پڑھا ہوا کلام امام کو اپنی بوسیدہ ترازوے عقل میں کب
تول سکتا ہے اور تقیہ کی بابت جو کلام امام ہے اسکو کیا سمجھ سکتا ہے بس
اتنا سمجھا ہے کہ تقیہ کے معنے جھوٹ ہیں حالانکہ کسی لغت میں تقیہ کے معنے
دروغ کے نہیں بلکہ خوف کے ہیں - اور محاورات میں جو بولا جاتا ہے
کہ یہ بات میں بلا تقیہ کہتا ہوں تو وہاں بھی یہ مطلب ہے کہ بلا خوف و
خطر کہتا ہوں -

یزید - یارسول اللہ یہ فتنہ و فساد جو کچھ بھی ہوا یہ سب آپکی تساہلی
سے ہوا اسلئے کہ جب ہم تاریخ عالم پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمکو یہ معلوم
ہوتا ہے کہ جب کسی خاندان میں نبوت یا خلافت یا سلطنت جلوہ
نما ہوئی ہے اسوقت تک اسکے عہدہ سے رخ نہیں پھرا جب تک کے
اُس خاندان کا وجود اور اسکی صلاحیت باقی رہی بشرطیکہ کسی
دوسری سلطنت نے اسپر حملہ نہ کیا ہو - ہندوستان میں کچھ زمانہ تک
گپت خاندان حکومت کرتا رہا پھر کچھ زمانہ تک خلجی خاندان نے حکومت کی

کچھ عہد تک غوری خاندان لودی خاندان - غلام خاندان مغل
خاندان حکومت کرتے رہے - پھر ان خاندانون مین یہ بات ہوئی
کہ جب بادشاہ وہ مرگیا تو اسکا بیٹا اگرچہ کم ہی سن کیون نہ ہو وہ بادشاہ
اور اگر لڑکا قابل نہ ہوا تو لڑکی نے سلطنت کی جیسے التمش کی بیٹی
رضیہ وغیرہ - اور اگر لڑکا و لڑکی کچھ بھی نہ ہوا تو بھائی بادشاہ ہوا
جیسے محمد تغلق کا بھائی فیروز تغلق بادشاہ ہوا - اور جہان سلطنت
جمہوریہ قائم ہوئی ہے وہان بھی بادشاہ شاہی خاندان سے منتخب
ہوتا ہے اور مشیر کار لائق و قابل ممبر ہوتے ہین - یون ہی بنی امیہ
اور بنی عباسہ مین خلافت گردش کرتی رہی - یہی حالت سلطنت الہیہ کی
ہوئی - ابتدا مین آدم کے خاندان مین خلافت رہی پھر خاندان نوح
مین خلافت آئی بعد ازان خاندان ابراہیم مین خلافت جلوہ نما ہوئی
اسکے بعد یعقوب کے خاندان مین خلافت الٰہیہ رونق افروز ہوئی یوسف
خلیفہ الٰہیہ ہوئے - جب یوسف کا انتقال ہوا تو اسکے بعد یوسف کے
بھائی لاوہ کے خاندان سے موسیٰ نبی ہوئے - بعد ازان یوسف کے
بھائی یہودہ کے خاندان سے سلیمان و داؤد خلیفہ ہوئے غرضکہ
کہانتک بیان کیا جائے دنیا خوب جانتی ہے کہ جس خاندان کا
مورث اعلیٰ نبی یا بادشاہ ہوا اسکے بعد اسی کی اولاد مین اگر خلافت و
سلطنت کی قابلیت رہی تو پھر یہ منصب اس سے علیحدہ نہین ہوا اگر

یا رسول اللہ آپکے انتقال کے بعد یہ عہد خلافت آپکے خاندان سے نکلکر خاندان قحافہ میں پہونچا پھر وہاں بھی قرار نہیں لیا خاندان خطاب میں آیا وہاں بھی مبہوت پریشان ہوا وہان سے فرار کرکے بنی امیہ میں وارد ہوا۔ صرف یہ مثال کے لئے آپکے خاندن میں بھی رہا بہت زمانہ تک بنی امیہ پر سایہ فگن رہا بعد ازان بنی عباسیہ میں اس خلافت نے پر بچھا دئے لیکن آپکا خاندان محروم رہا۔ لوگون سے مین نے دریافت کیا کہ خاندان محمدؐ مین کیون نہین یہ منصب رہا حالانکہ تمام خاندانون مین خلافت وسلطنت رہی اگرچہ بہت سے خاندان کے لوگ جاہل ہی بادشاہ ہوئے مگر سلطنت شاہی خاندان سے جدا نہیں ہوئی لوگون نے جواب دیا کہ محمدؐ چلے گئے مگر خلیفہ کسی کو اپنے خاندان سے نہیں بنا گئے ہم لوگون نے پنچائیت کرکے ایک خلیفہ بنا لیا اور قانون پنچائیت ہی باقی نہین رہا اور پھر قانون قدیم جاری رہا کہ باپ بادشاہ ہو تو اسکے بعد اسکا بیٹا خلیفہ ہوا۔ ابوبکر پنچائیت سے خلیفہ ہوئے۔ عمر ابوبکر کے کہنے سے عثمان عمر کی سفارش سے علیؑ اجتماع قوم سے خلیفہ ہوئے علیؑ کے بعد حسنؑ خلیفہ ہوئے مگر حضرت معاویہ نے اُنکی خلافت غضب کرلی۔

محمدؐ۔ بات یہ ہے کہ میری عقل چندر گپت و اکبر و ابوبکر سے بہت کم تھی مین امت کے کہنے سے نبی تھا ورنہ مین حقیقت میں نبی نہ تھا۔ چندر گپت نے اپنی زندگی مین سمندر گپت کو بادشاہ بنایا اکبر نے جہانگیر کو بادشاہ بنایا

ابو بکر نے عمر کو خلیفہ بنایا۔ محمد تغلق نے فرزند تغلق کو بادشاہ بنایا۔
ابراہیم اسماعیل و اسحاق کو اسحاق نے یعقوب کو یعقوب نے یوسف کو
خلیفہ مقرر کیا مگر مین ایسا کم عقل تھا کہ مین نے کسی کو اپنا خلیفہ ہی
نہین بنایا۔ مین تاریخ عالم سے بالکل ناواقف تھا مجکو قانون و
آئین سے کچھ لگاؤ نہین تھا اور امت میری اندہی تھی کہ اس نے
خواہ مخواہ نبی تسلیم کرلیا۔ ایک باپ جسکے چند فرزند ہوتے ہین وہ
بہی جب مرنے لگتا ہے تو اپنی اولادون کو نصیحت وصیت کرجاتا ہے
اپنی جائداد کا انتظام کرجاتا ہے۔ مین اس سے بھی جاہل تھا کہ اسلام
کی جائداد کا کچھ انتظام نہین کرکے گیا اور یون ہین چلا گیا خیر
قیامت مین معلوم ہوگا۔

[illegible]۔ تو نے جو کچھ بھی واقعات بیان کئے سب غلط معلوم ہوتے ہین
کیونکہ میرے اصحاب میری محبت مین سرشار۔ ہجرت کی سختیان
جھیلے ہوئے۔ نور ایمان سے قلب منور کئے ہوئے کفر کے مٹانے
والے۔ اسلام کو پھیلانے والے۔ شجر اسلام کی بقا انکی محنت کا
ثمرہ ہے۔ چار دانگ عالم مین انہین کا چرچا ہے۔ یہی لوگ
حلم وشجاعت کے مخزن۔ دین اسلام کے بانی۔ سخاوت کے
دلدادہ۔ عدالت کے بادشاہ۔ میری محبت نے میدان جنگ سے
انکا رخ پھیرا۔ دندان شکست نے انکو دیوانہ بنایا۔ پہاڑون پر

سر ٹکرایا - جوش محبت مین مجنون ہوئے - بزکوہی کی تصویر بنے -
بت پرستی ترک کی خدا پرستی اختیار کی انکے پسینہ سے وفا کی بو آتی تھی
عروس شمشیر انکو دیکھکر شرماتی تھی - بھلا ایسے حضرات ایسے مظالم -
ہرگز نہین - ہرگز نہین - اور تو ایسے باوفا اصحاب کے دامنون پر
خون ناحق کے چھینٹے دیتا ہے مجکو کبھی یقین نہین آسکتا یہ سب
تیرا افتراع ہے -

یزید - یارسول اللہ روحی لک الفدا اگر آپ کو میری بات کا
اعتبار نہین تو ابن اثیر جزری مورخ تاریخ کامل طبری - دیار بکری
مورخ تاریخ خمس ان حضرات سے دریافت فرمائین یہ لوگ
مسلمانون کے نزدیک قابل اعتبار انکے اقوال انکی تحریرین
مستند - اگر یہ لوگ جانفشانی سے کتب تحریر نہ کرتے تو آج واقعات
اسلام کا پتہ بھی نہین چلتا -

محمدؐ - ان علماء و مورخین کو بلاؤ -

مورخین (دست بستہ حاضر ہوئے) یارسول اللہ کیا حکم ہے

رسول - کیا تم لوگ میرے اصحاب کو نہین مانتے ہو -

مورخین - حضور ہم آپکے اصحاب کو آپکا جانشین کہتے ہین -

رسول - جب تم انکو خلیفہ تسلیم کرتے ہو تو یہ واقعات کیون تحریر کئے

مورخین - ہر مورخ کا یہ شیوہ ہے کہ جب وہ تاریخ لکھے تو جو واقعات

مستند ہون انکو تحریر کرے کیسکی طرفداری نہ کرے لہذا یہ واقعات تمام اہل اسلام کے نزدیک معتبر و مستند ہین - اس بنا پر ورق تاریخ پر ثبت کئی گئے

رسول - جب یہ واقعات صحیح ہین تو یہ لوگ خلیفہ کیسے ہو سکتے ہین -

مورخین - اس بات کا جواب محدثین دینگے ہم کو ان جھگڑون سے کچھ سرو کار نہین -

مسلمانون نے آپکی خلافت پر اجماع کر لیا ہم نے بھی خلیفہ تسلیم کر لیا

رسول - اچھا اب محدثین کو بلاؤ -

محدثین - (حاضر ہوئے) کیا حکم ہے یا نبی اللہ

رسول - تم نے اصحاب کو اہل قرابت پر کیون ترجیح دی -

محدثین - آپ نے ارشاد فرمایا تھا اصحابی کالنجوم الخ - یعنی میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین جسکی چاہو اقتدا کرو - اس بنا پر اُن حضرات کی پیروی کی -

رسول - میرے اصحاب تو بہت ہین اورون کو چھوڑ کر چند حضرات کی کیون اتباع کی -

محدثین - آپکے تمام اصحاب مین یہ حضرت بہترین خیال کئے جاتے ہین -

رسول - انمین کیا خصائص ہین جو اور حضرات پر یہ افضلیت رکھتے ہین

محدثین - چند خصوصیتین - اول حضور کے خسر معظم - دوم یار غار - سوم صحابہ مین سابق الاسلام - چہارم - امت نے اجماع کیا -

رسول - یہ خصائص خلافت کے لئے موزون نہین ہین - اس لئے کہ
اور لوگ بھی خسر ہین - دوم یار غار ہونا کوئی فضیلت خاص نہین کیونکہ
فضیلت مکڑی اور کبوتر کو بھی حاصل ہے یار غار ہونا استحقاق خلافت
رکھتا ہے تو جو ہمہ وقت میرا دوست میرا یار میرا ہم صحبت رہتا ہو وہ زیادہ
تر مستحق خلافت ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا - اور خلافت مین
مرد و عورت کی کوئی شرط نہین ہے بلکہ جسمین قابلیت ہو وہی خلیفہ
ہوسکتا ہے - اور صحابہ مین سابق الاسلام زید بن حارث ہین - اور
اجماع امت تو کوئی شے نہین کیونکہ قانون اجماع کو دوسری مرتبہ تم نے
باطل کردیا - ثانیاً اس حدیث سے میرا مطلب یہ ہے کہ میرے کل
اصحاب ہدایت یافتہ نہین ہین بلکہ ستارون کی طرح کچھ سعد ہین کچھ
نحس - کچھ منقلب - کچھ ثوابت ہین مثلاً عبد اللہ بن جحش صحابی تھا
نصرانی ہوا عبد اللہ ابن ابی صحابی تھا لیکن منافق ثابت ہوا اسیطرح
اورون کا بھی حال ہے - اگر حضرت عائشہ رض کو خلیفہ بنایا جاتا تو کوئی
محل اعتراض نہین تھا کیونکہ انکے فضائل وخصائل پدر بزرگوار سے
افضل واعلیٰ ہین - عائشہ رض ۵ برس کے سن سے صحبت رسول سے شرف اندوز
ہین - پدر بزرگوار - پیرانہ سالی مین صحبت رسول مین رونق افروز ہوئے
عائشہ رض ام المومنین انکی اطاعت ہر مومن پر واجب ہے - باپ کو یہ
فضیلت حاصل نہین عائشہ رض محبوب ربانی انکی تصویر مصور قدرت نے

رسول کے پاس بھیجی۔ باپ کی تصویر رسول کے پاس نہین آئی عائشہؓ کی
شان مین سورۂ تحریم نازل ہوا۔ پدر اس فضیلت سے محروم۔ ردائی عائشہؓ
کفن رسول بنی حجرۂ عائشہ مدفن رسول ہوا۔ پدر بزرگوار اس خصوصیت سے
محروم۔ عائشہؓ ہمت و شجاعت مین شہرۂ آفاق باپ کا اس صفت مین
نام نہین۔ عائشہ بت پرستی سے روگردان۔ باپ ایک عرصہ تک
لات و منات کا مزا جدان۔ لہذا حضرت عائشہ مستحق خلافت
من جمیع الوجوہ ثابت ہین۔

خصائص اسلام

(۱) خصوصیت یہ ہو کہ جناب آدم سے محمدؐ صاحب تک کوئی نبی و خلیفہ ایسا
نہین گذرا جسکا باپ زندہ ہو اور بیٹا نبی کا ہو کر اپنے پدر بزرگوار پر
حاکم ہو۔ اور قدرت نے باپ کی عزت بچانے کے لئے کسی کے فرزند کو
اپنا خلیفہ نہین بنایا جو نبی و خلیفہ مقرر کیا گیا پہلے اُسکے باپ کو اپنے
پاس بلا لیا تاکہ باپ کی بے عزتی نہ ہو مگر قانون اسلام مین یہ پہلا
واقعہ ہوا کہ ابو قحافہ زندہ تھے اور ابو بکر خلیفہ ہو گئے۔ باپ کو
جب معلوم ہوا کہ فرزند میرا خلیفہ خدا ہو گیا ہے بہت ناراض ہوئے
(ملاحظہ ہو کتب تاریخ کامل) اب یہان پر یہ سمجھ مین نہین آتا ہے کہ
جنت مین کون جائیگا۔ اگر ابو بکر جنت مین جاتے ہین تو باپ نہین جا سکتے

کیونکہ انہون نے خلیفہ۔ اللہ کی مخالفت کی لہذا فرزند کے بدولت
باپ جنت سے دور ہوا جاتا ہے۔ اور اگر ابوبکر جنت سے علیحدہ
کئے جاتے ہین تو وہ خلیفہ خدا ہین مالک جنت ہین مگر غلطی صرف
اتنی ہے کہ باپ پر حکومت فرمائی ہے۔
(۲) آجتک کوئی خاندان شاہی یا خاندان نبوت بلا غصب
سلطنت یا نبوت یا خلافت سے محروم نہین ہوا مگر خاندان محمدؐ
خلافت سے محروم کیا گیا۔
(۳) جب کسی بادشاہ نے سلطنت آخر پر قبضہ کر لیا تو شاہی خاندن کو
بھوکا نہین مارا بلکہ انکی تعلیم و تربیت و معاشرت کے لئے روپیہ
مقرر کیا اور اہل خاندان کی بہت بڑی عزت کی۔ مگر فاطمہؑ
بنتِ محمدؐ کی کوئی قدر نہین کی اور نہ انکا کچھ وظیفہ مقرر کیا یہ اسلام کی
بڑی خصوصیت ہے تاریخ اسلام اس مسئلہ مین بالکل خاموش
نظر آتی ہے۔ ذراسی بھی آواز کہین سے نہین آئی کہ فلان خلیفہ نے
رسول کی بیٹی کو اتنی رقم عطا فرمائی۔
(۴) کسی قوم نے اپنے نبی کی اولاد کو ذبح نہین کیا مگر مسلمانون نے
نواسہ رسول کو ذبح کر ڈالا۔
(۵) راون نے سیتا کے ساتھ یہ بد اخلاقی کی کہ اسکو صرف جنگل سے
لے گیا آجتک تمام اہل ہنود اسپر لعنت کرتے ہین اور ہر سال اسکا

پتلا بنا کر جلاتے ہین۔ مگر مسلمان قاتلان حسین کو اچھی نظر سے دیکھتے ہین یزید پر لعنت کرنے کو برا خیال کرتے ہین۔ حسین کی یادگار قائم کرنے کو بدعت و کفر کہتے ہین۔ مسلمان شراب پیتے ہین۔ جوا کھیلتے ہین تعلیم سے بالکل دور رہتے ہین اپنا فوٹو کھنچواتے ہین اپنا مکان ناجائز تصاویر سے آراستہ کرتے ہین۔ بایسکوپ مین روپیہ صرف کرتے ہین۔ مگر نہ کسی اخبار مین ان امور کو منع کرنے کا مضمون شایع ہوتا ہے اور نہ کسی جلسے مین ان امور کو منع کرنے کا واعظ ہوتا ہے بلکہ سوائے حسینی یادگار کے مٹانے کے اور کچھ ذکر نہین۔

چند اعتراضات کا جواب

(۱) اگر تینون خلیفہ حق پر نہ تھے، غاصب تھے تو پھر حضرت علی نے باوجود مومن ہونیکے ان مین سے ہر خلیفہ کی بعیت کیون کی۔

جواب۔ علی نے کسی کی بعیت نہین کی۔ فی التاریخ کامل ابن اثیر قال الزہری بقی علی و بنو ہاشم ستة اشہر لم یبایعوا ابابکر و فی التاریخ طبری قال رجل للزہری اقلم یبایع علی ابابکر ستة اشہر قال لا ولا احد من بنی ہاشم۔

اگر علی بعیت خلفا کی کرتے تو سیرت شیخین پر عمل کرنے سے انکار نہین کرتے فی الشرح فقہ اکبر ملا علی قاری قال عبد الرحمن اعلیک اللہ ثم

آن تحکم بکتاب اللہ وسنۃ رسول وسیرۃ الشیخین فقال
فقال علی احکم بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ واجتھد رائی
ثم قال لعثمان مثل ذلک فاجابہ۔ جب علی شجاع تھے تو ان
مرتدون کی گردن اُڑا دیتے خاموش کیون رہے لہذا خاموش رہنا

دلیل اتباع۔
خدا جبار ہے قہار ہے قوم لوط وعاد وثمود کو برباد کرنے والا ہے نافرمانوں
بندر وسور بنانے والا ہے۔ پھر شیطان کو کیون نہین فنا کر دیتا کہ جنے
سلطنت الٰہیہ مین ایک بغاوت پھیلا دی ہر فی صدی پچانوے شیطان
کے ہاتھ پر بیعت کیئے ہوئے ہین اور پانچ ید اللہ کی بیعت پہ ہاتھ بڑھائے
ہوئے ہین مگر خدا خاموش ہے۔ شداد خدائی غصب کر رہا ہے جنت
کی تعمیر کی اسکیم بنا رہا ہے لیکن خدائے قادر جبرئیل ومیکائیل کے
ذریعہ سے سامان جنت بھیج رہا ہے اور ہر طرح کی اسکی مدد کر رہا ہے اس
تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو شداد کی خدائی مرغوب تھی۔
فرعون۔ پانچسو برس تک سلطنت الٰہیہ پہ غاصبانہ قبضہ کیئے ہوئے
ہے اور دردِ سر بھی نہین ہوتا اور موسیٰ مصائب والام مین بسر
کر رہے ہین مگر خدا دیکھ رہا ہے اور خاموش ہے گویا بمذاق دیگران
فرعون وشداد کی اتباع ہو رہی ہے۔
(۴۲) صحابہ کرام نے قرآن کو محرف کر ڈالا اصل قرآن صرف

حضرت علی کے پاس تھا وہ چھپائے کیون رہے۔

جواب۔ آیات قرآنی جب نازل ہوتین تھین تو رسول اللہ مسلمانون کو سنا دیتے تھے اور انپر عمل کرنے کا حکم دیتے تھے کچھ لوگ اسکو یاد کر لیتے تھے اور کچھ لوگ پتون یا پوستیون پر لکھ لیتے تھے یہانتک کہ دین کامل ہو گیا اور احکام کا آنا بند ہو گیا اس عرصہ مین رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اور ابو بکر خلیفہ ہوئے آیات قرآنی پاشیدہ رہین بعد ازان حضرت عمر خلیفہ ہوئے گو کے دس برس خلافت کی مگر آیات ربانی و احکام خداوندی کیطرف کوئی توجہ نہ فرمائی معلوم ہوا کہ ان حضرات کا بھی ایمان بالقرآن نہین تھا کیونکہ اسوقت تک مصحف عثمانی تیار نہین ہوا تھا۔ جب عثمان خلیفہ ہوئے تو آپنے حفاظت آیات کی کمیٹی کی پتون و پوستیون کو جمع کیا اور کتاب کی صورت مین قرآن کو مرتب کیا صاحبان نظر نے نظر ڈالی باب احکام الٰہی کو غیر محرف پایا۔ توحید نبوت امامت معاد کے احکام ویسے پائے جیسا کہ رسول نے بحکم رب العزت ارشاد فرمائے تھے نماز۔ روزہ حج زکوٰۃ خمس کا ذکر و حکم موافق حکم ربانی دیکھا۔ نکاح۔ متعہ۔ تجارت وصایا۔ میراث۔ حبہ۔ قصاص وغیرہ کے احکام وہی ہین جو رسول نے ارشاد فرمائے تھے عمل درآمد کتاب الٰہی پر شروع کر دیا۔ مگر بعض بعض مقام پر الفاظ مین تغیر و تبدل پایا جاتا ہے جیسا کے تفاسیر مین موجود ہے مثلاً قصہ ذوالقرنین مین

تغرب الشمس فی عین حمئۃ قرآن موجود ہین ہے - اور حدیث رسول مین
تغرب الشمس فی عین حامیۃ ہے - ان دونون لفظون مین بڑا فرق ہی
حمئۃ کے معنے کالی کیچڑ - حامیۃ کے معنے گرم کے ہین اور کتب تفاسیر مین
ان دونون لفظون مین بہت بڑا اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہی عین حامیہ
ہے اور کوئی کہتا ہی عین حمیۂ ہے - بس اسیطرح کے تحریفات قرآن
مین موجود ہین - مگر ایسی تحریفات سے عملیات پر کچھ اثر نہین پڑتا ہی
اگر عقل سلیم موجود ہو - ورنہ صریحی آیت وضو کے بابت قرآن مین
ہے کہ وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین مگر مدعیان
ایمان بالقرآن بجائے مسح کے پاؤن دہو لیتے ہین - یا امامت کی
بارے مین قرآن کی آواز ہے کہ وجعلنا ھم آئمۃ یھدون
بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوٰۃ وایتاء
الزکوٰۃ وکانو لنا عبدین - وجعلنا معہ اخاہ ھرون وزیرا
وربک یخلق مایشاء ویختار ما کان لھم الخیرۃ آیات مذکورہ
آیات مذکورہ صریحًا دلالت کرتے ہین کہ امامت کا منصب مثل نبوت
منجانب اللہ عطا ہوتا ہے ثانیاً آیت مذکورہ صاف طور سے بتا رہی ہے کہ
امام پر وحی بھی نازل ہوتی ہے مگر ایمان بالقرآن والے امام
خود بناتے ہین - اب رہا یہ سوال کہ علیؑ نے اصلی قرآن کیون نہین
شایع کیا ابراہیم نے جو کعبہ بنایا تھا وہ عہد رسول تک محرف ہوگیا تھا

رسول نے کیون نہین اصلی کعبہ بنایا اور یہ کیون ارشاد فرمایا
کہ اگر مین اس کعبہ کو اصلی کعبہ بناؤں گا تو امت مین اختلاف پیدا
ہو گا یہ خبر عبداللہ ابن زبیر کو معلوم تھی انہونے اپنے عہد مین کعبہ کو
درست کیا۔ حجاج کو یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ ابن زبیر نے کعبہ کی تعمیر
کی ہے تو اس نے عبداللہ ابن زبیر کو قتل کیا اور کعبہ کو توڑ کر
پھر سے تعمیر کرائی۔ موجودہ کعبہ حجاج کا بنایا ہوا ہے۔ اب سمجھ لو
کہ قرآن کی بھی یہی حالت ہوئی جو کعبہ کی ہوئی۔ کعبہ ایک مکان تھا
جو اسوقت تک موجود رہا مگر قرآن کا تو وجود ہی نہین رہتا۔ اب
ہم سے یہ نہ کہنا کہ قرآن عثمان کا مرتب کردہ ہے اور تم عثمان کو
اچھا نہین جانتے ہو لہذا تمہارا ایمان بالقرآن نہین ورنہ ہم یہ ہی
بتائینگے کہ حجاج کو تم بھی ظالم کہتے ہو مگر اسکے بنائے ہوئے کعبہ کیطرف
سجدہ کرتے ہو پھر تمہارا ایمان تمہاری نماز کب درست ہے۔ اور
خدا کی کون ایسی شے ہے کہ جسمین تحریف نہین ہوئی حالانکہ سب کی
حفاظت کا مدعی ہے۔ رسول سے کہا کہ مین تمہارا حافظ ہون تم
کفار سے خوف نہ کرو پھر بھی دندان مبارک شہید ہوئے جسم اطہر مین
تحریف ہوئی۔ کعبہ کی حفاظت کی مگر کیا کیا تحریفین ہوئین کبھی توڑا
گیا کبھی جلایا گیا۔
قرآن کی نگہبانی کی وہ محرف ہوا اپنی تحریف کا خود قائل ہوا۔

یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ اور خدا تو ہر شے کا حافظ ہے کیونکہ ہر صانع اپنی مصنوعات کی حفاظت کرتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ روزانہ تغیرات ہوا کرتے ہین ایک شخص دوسرے کو بلا خطا قتل کرتا ہے قزاق قافلون کو لوٹ لیتے ہین مگر خدا خاموش رہتا ہے آجتک نہ کسی قاتل کا ہاتھ پکڑا نہ کسی قزاق کا سر کاٹا معلوم ہوا کہ خدا نے اپنے بندون کی حفاظت نہین کی۔ یہ یاد رہے کہ خدا حفاظت کرتا ہے مگر اپنے مقابلہ کرنے والون کا امتحان لیتا ہے کہ مین جس شے کی حفاظت کرتا ہون تم اسکے مٹانے کی کوشش کرتے ہو خیر مٹاؤ مگر نیست نابود نہین کر سکتے مین کچھ نہ کچھ اسمین سے ضرور باقی رکھون گا تاکہ مٹی ہوئی شے کا بھی پتا لگ جائے۔ کفار قریش رسول اللہ کو ابتر (مقطوع النسل) کہتے ہین جس سے رسول اللہ کو بہت صدمہ ہوا جناب باری نے ارشاد فرمایا کہ اے رسول تمہارا دشمن ابتر ہے مین تمہاری نسل کو بڑھاؤنگا مگر دنیا اس بات پر آمادہ و مستعد رہی کسی نہ کسی طرح نسل رسول کو فنا کر دے چنانچہ کربلا مین موقع مل گیا اور خاندان رسول مٹا دیا گیا۔ مگر خدا وعدہ کر چکا تھا کہ مین نسل رسول کو باقی رکھون گا اسی بنا پر سید سجاد۔ باقرؑ بچ گئے اور نسل رسول کی ترقی ہوئی۔ اسیطرح قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا تو وہ بھی مع عملیات باقی ہے تحریف صرف اسما و الفاظ مین ہوئی جس سے نہ خدا کا کوئی نقصان

نہ مذہب کی کوئی خرابی ہے صاحب عقل صفات کے ذریعہ سے
اسماکا پتا لگا سکتا ہے جسطرح رکعات نماز یا شان نزول کا پتا قرآن سے
نہین معلوم ہوتا ہے وہ احادیث و تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے اسی طرح
اسما کا پتا بھی احادیث و تفاسیر معلوم ہو سکتا ہے۔
ابن سبا کے مصنف کا یہ کہنا کہ قرآن آنحضرت کے عہد مین مرتب ہو چکا
تھا یہ بالکل غلط اور ابلہ فریبی ہے نہ کوئی حدیث اسکی شہادت دیتی ہے
نہ کوئی تاریخ کا حوالہ ہے صرف اپنا دعوی اور خود ہی دلیل ہین۔ اور
اگر یہ سچ ہے تو قرآنون پر مصحف عثمانی کی تحریر چہ معنے دارد۔
اور اسی کتاب مذکور مین ہے کہ قرآن پاک کے جمع کرنے کا اعزاز
حضرت عثمان کو حاصل ہے اب بتائے کہ ان دونو عبارتون مین
ضد ہے کہ نہین۔
جواب۔ یہ کون کہتا ہے کہ حضرت علی نے اپنے عہد مین متعہ جاری
نہین کیا اگر تمکو نہین معلوم ہو تو امام مالک سے دریافت کرو امام
شافعی سے دریافت کرو۔ اگر کوئی نہ ملے تو قرآن سے پوچھو وہ تمکو
بتائیگا کہ میرے دامن مین فما استمتعتم منھن اجورھن موجود ہی
اور اسکی تاریخ کوئی آیت قرآن مین موجود نہین۔ اگر کچھ عربی پڑھے ہو تو
استمتاع کا مادہ نکالو دیکھو متعہ نکلتا ہے یا کچھ اور۔
پس اگر ابن سبا کا مصنف متعہ کے معنے زنا کے بتاتا ہے تو پھر قرآن سے

زنا کا حکم ثابت ہے کیونکہ استمتعتم کے معنے یہ ہوے کہ جن عورتون سے زنا کرو انکی اجرت دیدو۔ اب بتائے کہ زنا کی حلت آپکی طرف سے ثابت ہوئی یا ہماری طرف سے اب ابن سبا کو ضرورت ہے کہ وہ آیت مذکورہ کی تفسیر بیان فرمائے۔ اور آیہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم سے تنہا زوجہ منکوحہ کیسے مراد لی جاسکتی ہے اسلئے کہ ازواج نکرہ ہے زوجہ منکوحہ و زوجہ متمتع بہا دونون پر صادق آتی ہے اگر خدا منکوحہ کی قید لگاتا تو آپ بھی جرات کرتے یا قرآن کی اصلاح مقصود ہے جو زوجہ منکوحہ کی قید لگائی۔

(۴) حضرت نے خلفا کی مدح کی ہے۔ ذرا نہج البلاغہ تو دیکھو۔

جواب۔ اس بات سے کون انکار کرتا ہے کہ علی نے مدح نہین کی ملاحظہ فرمائے کہ کیا خوب مدح کی ہے وہی خطبہ جو فتنہ ابن سباع مین موجود ہے اسکو غور سے پڑھئے کہ کیسے کیسے فضائل بیان فرمائے ہین۔ حضرت علی ارشاد فرماتے ہین کہ خدا انعام کرے حضرت ابوبکر پر جسنے کجی کو سیدھا کیا۔ جسنے امراض نفسانی کی دوا کی اور حضرت ابوبکر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھپر شیطان مسلط ہے وہ مجھکو کج کرتا ہے اگر تم مجھکو کج دیکھو تو سیدھا کر دو دیکھو تاریخ کامل و تاریخ طبری۔ ان دونون قولون مین حضرت ابوبکر کا قول بہ نسبت علی کے قبول ہے کیونکہ دونون کجی کے مقر ہین اور علی کا

ہجو ملیح پر دلالت کرتا ہے - دوسرا جملہ ملاحظہ ہو - اقام السنۃ
وخلف الفتنۃ ذھب نقی الثوب قلیل العیب جس نے
سنت کو قائم کیا اور فتنہ کو چھوڑا اس دنیا سے پاکدامن اور تھوڑا سا
عیب لیکر گیا - یہ جملہ بھی حضرت علی کا مدحیہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے
سنت قائم کی اور ایسی سنت قائم فرمائی کہ رسول نے بھی ایسی سنت
قائم نہین کی کہ مسلمانون کو صرف زکوۃ نہ دینے پر قتل کیا آگ مین
جلایا - قیدیون اور زخمیون کو بھٹی مین ڈلوایا رسول صؐ نے
کافرون کے ساتھ ایسی سنت پر عمل درآمد نہین کیا -
تیسرا جملہ اصاب خیرھا وسبق شرھا خلافت کی خوبی پائی
اور شر خلافت کی جانب سبقت کی ایک بزرگ نہ معلوم سبق کا
ترجمہ رحلت کی کیا ہے نہ معلوم کس لغت مین سبق بمعنی رحل لکھا ہی
حالانکہ قرآن مین بھی یہ لفظ آئی ہے والسابقون السابقون
اولئک المقربون یا سابق الاسلام مین بھی راحل الاسلام کہنا
چاہیے - اور حضرت ابوبکر اپنے خطبہ مین ارشاد فرماتے ہین -
ولست بخیرکم فان احسنت فاعینونی وان اسأت فقومونی
تاریخ کامل - ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ وترکھم فی
طرق متشعبہ لا یھتدی فیہ الضال ولا یستیقن المھتدی
خدا کی اطاعت اچھی طرح کی اور حق کو ڈالدیا - اس دنیا سے

کوچ کر گیا اور لوگون کو پیچیدہ رستون مین چھوڑ گیا کہ گمراہ نہ ہدایت
پا سکتا ہی اور نہ ہدایت یافتہ یقین حاصل کر سکتا ہی یعنے دونون کی مٹی
پلید کر گیا مگر وہ والا تو راہ بھٹک ہی رہا ہے مگر اسکے ساتھ ہدایت والا
بھی گمراہ ہو رہا ہے اگر جناب کی نظر مین یہ خطبہ مدحیہ ہے تو خدا آپکو ایسی
مدح بالذم مبارک کرے۔ یاد رکھو آنحضرت کے جتنے بھی مدحیہ جملہ ہین
خلفا کے بارے مین سب مدح بالذم پر مشتمل ہین اور ہر شریف کا یہ شیوہ
ہے کہ وہ کسی کی ہجو ظاہر بظاہر نہین کرتا ہے بلکہ جب ہجو کریگا تو ملاحت
کے ساتھ کریگا اسلئے کہ جو لطف صاحبان ذوق کو ہجو ملیح مین آتا ہی
وہ گالیان بکنے مین نہین آتا ہے اسیوجہ سے علم ادب و معانی و بدیع
مین ہجو ملیح ایک صنعت کا نام رکھا ہے۔ اور علی کی عداوت عثمان
سے تو فتنہ ابن سبا سے ہی ظاہر ہے کہ جب عثمان کو بلوائیون نے گھیرا تو
علی مدینہ چھوڑ کر باہر چلے گئے طلحہ و زبیر اپنے گھر مین دروازہ بند کرکے
بیٹھ رہے۔ اگر ہم عثمان کو بہتر افضل یا صحابی رسول سمجھتے تو
حضرت علی کی اس بیوفائی پر ملامت کرتے اور علی کو خلیفہ رسول
نہ کہتے کیونکہ عثمان قتل ہو رہے ہین اور علی ایک مومن کا ساتھ
نہین دیتے ہین۔ اس حرکت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ علی عثمان کو
مسلمان ہی نہین جانتے تھے جو مدینہ چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ اور امام
حسین بھی عثمان کی طرف سے نہین لڑے کیونکہ اگر حسن عثمان کا

ساتھ دیتے تو محمد ابن ابی بکر صدیق عثمان کو قتل نہین کرتے اور عثمان کو یہ کہنے کا موقع نہین ملتا کہ اے محمد اگر آج تیرا باپ زندہ ہوتا اور میری ڈاڑہی تیرے ہاتھ مین دیکھتا تو کیا ہوتا مگر محمد ابی بکر نے نہ سنی اور ایک تیر سے حضرت عثمان کی پیشانی کو مجروح کیا اور کنانہ بن بشر نے تلوار سے قتل کیا۔ دیکھو تاریخ طبری۔

قتل عثمان کے اسباب

فتنہ ابن سبا نے جو کچھ بھی قتل عثمان کے بارے مین تحریر کیا ہے وہ بے بنیاد نہ کسی تاریخ مین اسکا ذکر ہے یہی وجہ ہے جناب نے اپنی تحریر کی شہادت مین کسی تاریخ نہ کسی سیر کا حوالہ ہی نہین دیا اور نہ تاریخ کی عبارت تحریر کی ایک الہامی حیثیت سے کتاب مرتبت فرمائی ہے لہذا ہم عقد الفرید ابن عبد ربہ۔ تاریخ ابوالفدا ملل و نحل شہرستانی کی عبارتین تحریر کرتے ہین اگر کتابین موجود ہون تو اصل کتاب سے عبارت کو ملاؤ اور دیکھو کہ کیا اسباب تھے قتل عثمان کے۔

قال ابن عبد ربہ فی عقد الفرید و مما نقم الناس علی عثمان انہ اوی طرید رسول اللہ الحکم بن ابی العاص ولم یؤوہ ابوبکر و لا عمر و سیرا باذر الی الربذہ

وتصدق رسول اللہ صلعم بمھزون (موضع سوق المدینہ)
علی المسلمین فاقطعھا الحارث بن الحکم اخا مروان
واقطع فدک مروان - ومنھا تزویہ مروان بن حکم
ابنتہ وتسلیمہ خمس غنائم افریقیۃ -

جن باتون نے مسلمانون کے دلونمین حضرت عثمان کیجانب سے کینہ اور کدورت پیدا کر دیا اونمین سے بعض یہ ہین کہ حضرت عثمان نے حکم بن عاص مردود بارگاہ نبوی کو اپنی ظل عاطفت مین پناہ دی جسکو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی اپنے عہد مین پناہ نہین دی - اور ابوذر غفاری کو صحرا زبدہ مین نظربند کیا - موضع مہزون جسے رسول نے مسلمانون پر صدقہ کیا تھا حارث بن حکم کو بخشا اور مروان کو فدک عطا کیا - اور اپنی بیٹی کا عقد مروان سے کر دیا اور خمس غنائم کو افریقیہ عطا فرمایا عبد بن سعد کو جسکا قتل رسول نے مباح فرمایا تھا اپنے یہان پناہ دی اور مصر کا حاکم کر دیا - یہ حضرت عثمان کے کرکٹیر تھے کہ رسول کی مخالفت کی اور سب سے بڑھکر تو یہ خرابی کی مروان کے بارے مین رسول نے ارشاد فرمایا تھا کہ مروان گرگٹ کا بچہ گرگٹ ہے ملعون ابن ملعون ہے خدا اسپر لعنت کرے اور مروان ابن طرید مشہور تھا کیونکہ اسکے باپ کو طائف کیطرف

نکال دیا تھا یہی قتل عثمان کا بانی ہے مگر خلیفہ نے اپنی بیٹی ایک ملعون شخص کو بیاہ دی دیکھو حیواۃ الحیون اگر تمہارے پاس کتابین نہ ہون تو ہمسے طلب کرو - اور مروان تو خاندانی مجرم ہے اسکا شمار تو غنڈہ اکٹ مین ہے ایسے بدمعاش کو تو اپنے پاس آنے ہی نہین دینا چاہیئے تھا چہ جائیکہ وزیر بنا یا داماد بنایا

مراتب صحابہ

اصحاب رسول کے فضائل جسقدر بھی آپ نے بیان فرمائے بہت کم ہین - وہ لوگ جنت کے مالک - صاحب ایمان - امتون سے بہتر یہ سب صحیح ہے مگر ہم پوچھتے ہین کہ ابوذر غفاری صحابی نہین تھے جو ان کو عثمان نے صحرا ربذہ مین آوارہ وطن کیا - عبداللہ ابن مسعود کا اصحاب مین شمار نہین ہے جو عثمان نے انکی ٹانگ پکڑ کر ایسا گھسیٹا کہ اونکی دو پسلیان ٹوٹ گئین - دیکھو مروج الذہب تاریخ ابن واضح - تاریخ کامل -

جب ایک خلیفہ اصحاب رسول کے ساتھ یہ بدسلوکی کر چلے تو ہم بھی چند صحابہ سے اظہار نفرت کرتے ہین تو کیا بیجا کرتے ہین حالانکہ نہ کسی صحابی کی ہم نے پسلی توڑی اور نہ کسی کو آوارہ وطن کیا -

آیات قرانی در فضائل صحابہ

(۱) والذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدو فی سبیل اللہ۔

(۲) فالذین ہاجروا واخرجو من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا الخ

(۳) والذین امنوا وہاجروا وجاہدو ا فی سبیل اللہ۔

فتنہ ابن سبا مین یہ لکھا گیا کہ یہ آیات فضائل صحابہ مین نازل ہوئی ہین۔ اس مین کسی کو شک نہین کہ آیات مذکورہ صحابہ کی شان مین نہین نازل ہوئی مگر حضرات خلفا ان آیات کے مصداق نہین ہین کیونکہ اسمین ایک ہیبت ناک شرط لگی ہوئی ہے وہ کیا ہے وہ جناب جہاد ہے۔ اور جہاد ہی ایک ایسی شئے ہے کہ جیسر ایمان کی شرط ہے جسنے جہاد نہین کیا وہ مومن نہین اگر یقین نہ ہو تو سورہ حجرات پڑھو وہان معلوم ہوگا کہ لفظ انما جو حصر کے لئے زبان عرب مین مستعمل ہوتا ہے وہ لگا ہوا ہے وہ آیت یہ ہے انما المومنون الذین جاہدو فی سبیل اللہ مومن وہی لوگ ہین جنہون نے جہاد کیا لہذا

اب وہ لوگ ایمان سے ہاتھ دہو ئین جنہون نے جہاد نہین کیا۔
رسول اللہ ۸۰ لڑائیان لڑے کسی ایک ہی جنگ مین کوئی
مورخ ہم کو یہ دکھادے کہ فلان صاحب میدان جنگ مین
فلان پہلوان سے نبرد آزما ہوئے ہین تو ہم کو صبر آجائے اور
ہم عیسائیون اور آریہ کو بتادین کہ تم غلط کہتے ہو کہ رسول کے
ساتھی بزدل تھے۔ جب جہاد نہین ثابت تو ایمان نہین۔ روزہ
نماز حج زکوۃ یہ سب جہاد کے پیش خیمہ ہین۔ نماز یہ قواعد ہے
جہاد کی روزہ جہاد مین نفس کشی کی تعلیم دیتا ہے۔ مجاہدین کو
جنت کا وعدہ ہے اور کسی سے جنت کا وعدہ نہین کیا گیا۔
یہ نہ کہنا کہ اگر مجاہد نہین تو مہاجرین مین سے تو ہین۔ تو مین کہونگا
کہ ایک لڑکا انٹرنس کا امتحان دیتا ہے اور کسی ایک سبجکٹ
مین فیل ہو جاتا ہے وہ فیل ہی قرار دیا جاتا ہے اسکا رول نمبر
اخبارون مین شائع ہوتا ہے۔ آیہ غار سے کوئی فضیلت نہین
ثابت ہوئی کیونکہ ہم روزمرہ دیکھتے ہین کہ جب کوئی بچہ یا کوئی
ضعیف العمر محزون و مغموم ہوتا ہے تو لوگ اسکی ڈھارس کرتے
ہین جس سے اسکی کوئی فضیلت نہین ثابت ہوتی ہے بلکہ اگر غور
کیا جائے تو اس آیت سے منقصت ثابت ہوتی ہے کیونکہ حزن و
غم گریہ و بکا بدعت ہے ہر انسان کو ثابت قدم ہونا چاہیے۔

معلوم ہوا کہ اس وجہ سے لا تحزن وارد ہوا کہ حزن و
ملال نہ کرو اور تم حزن و غم کرتے ہو حالانکہ یہ بدعت ہے کیا
تم ہی بدعت کے بانی ہو گے۔

امام غائب

فتنہ ابن سبا سے ہمکو تعجب ہے کہ جب کتابین اسکے پاس موجود نہین
تو کسی مضمون کے لکھنے کا ذوق کیون رکھتا ہے اور دنیا کو دھوکا
کیون دیتا ہے اسی کتاب مین تحریر کرتا ہے کہ امام حسن عسکریؑ
لاولد مرے حالانکہ صواعق محرقہ مین لکھا ہوا ہے کہ حسن عسکریؑ
کے بیٹے ابو القاسم محمد ذالحجہ مین وقت وفات پدر پانچ برس
کے تھے لیکن خدا نے مثل عیسیٰؑ انکو اسی عمر مین علم و حکمت سے
مالا مال کر دیا تھا۔ ونیز وفیات الاعیان ابن خلکان و شیخ
عبد الوہاب کتاب الیواقیت والجواہر مین یہی تحریر کرتے
ہین جو صواعق محرقہ مین مندرج ہے اور قرآن مین ہے
ندعو کل اناس بامامھم۔ ہم قیامت مین
ہر گروہ کو اسکے امام کے ساتھ بلائینگے۔ اب آجکل تو کوئی
امام ہے نہین تو پھر اسطرف کے لوگ کسطرح دربار الٰہی مین
جائینگے اگر نہین بلائے گئے تو ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے

جو عقلاً قبیح ہے۔

ثانیاً یہ امام مدعو شدہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ ہے یا بندون کا بنایا ہوا ہے اگر بندون کا بنایا ہوا ہے تو اسکی رسائی دربار مین نہین ہو سکتی ہے کیونکہ دربار مین وہ لوگ بلائے جاتے ہین جو خطاب یافتہ یا شاہی خاندان سے ہوتے ہین عام پبلک کو تو اجازت نہین۔

جی نہین پبلک کے مقرر کردہ بھی دربار مین جاتے ہین جیسے میونسپل کمشنر یا اسمبلی کے ممبر۔

حضور کو کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے وہ یہ کہ میونسپلٹی کی ممبری ہو یا اسمبلی کی اسکے رول گورنمنٹ کیطرف سے شائع ہوتے ہین اور جج بھی گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہوتا ہے۔ اور ممبران جو امیدوار ہوتے ہین وہ قبل انتخاب گورنمنٹ مین درخواست دیتے اور گورنمنٹ انکی جانچ کر لیتی ہے جو ممبر ہونے کے لائق ہوتے ہین انکے نام شائع ہوتے ہین پھر پبلک انکو ووٹ دیتی ہے اور گورنمنٹ کا جج مقرر کردہ اسکی جانچ کرتا ہے۔ پبلک کو صرف ووٹ دینا پڑتا ہے اور رول و قواعد گورنمنٹ کے۔ اب ہم پوچھتے ہین کہ جناب کی میونسپلٹی کے رول کس گورنمنٹ نے بنائے اور پبلک نے ووٹ کس جج کے سامنے پیش کئے شاید آپ یہ فرمائین گے

حضرت فاروق نے پھر یہ بتائے کہ حضرت فاروق کو جج
گورنمنٹ الٰہیہ نے مقرر کیا تھا اگر مقرر کیا تھا تو امام من اللہ
ہونا ثابت اور اگر گورنمنٹ الٰہیہ نے جج مقرر نہین کیا تھا تو
پبلک کا ووٹ دینا لغو۔ اسلئے کہ جبتک گورنمنٹ اجازت
نہ دے اسوقت تک پبلک کا انتخاب بیکار مثلاً آجکل
اگر پبلک کسی کو ممبر بنائے تو اسمبلی کیا کسی اور ادارے مین
داخل نہین ہوسکتا ہے دنیا والے تو اپنی سلطنت قائم رکھنے کی
دماغی وعقلی تدابیر سے کام لین مگر خدا اپنی سلطنت کو بندون کے
ہاتھ مین دیدے کہ جو تمہارا دل چاہے جاہل کو یا نو مسلم کو
امام بناؤ یا بے امام کے رہو۔ بھائیون ذرا غور کرو بندون
کے قواعد تو کار آمد ہون اور خدا کے قانون کے لئے کوئی
عمل درآمد ہی نہین جس نے چاہا ایک امام بنالیا۔
ہر سلطنت مین گورنر یا دیسرائے پارلیمنٹ یا دشاہ کی رائے
سے مقرر ہوتا ہے عام پبلک کو وزیر بنانے کا اختیار نہین۔
ازین قبیل کسی مذہب مین یہ اختیار نہین ہے کہ وہ قوم اپنی
جانب سے کسی کو پیشوا یا خلیفہ بنائے بلکہ جب گروہ دنیا سے رحلت
کرنے لگتا ہے تو وہ گروہ اپنی رائے سے ایک کو گرو بنا جاتا ہے
اگر یقین نہ ہو تو اُمتہ جمن کا قصہ جادو رشی جو اس ہندوستان مین

گذرے گئے ہوں انکی سوانح عمری دیکھو۔ مگر اسلام ہی ایک
ایسا مذہب ہے کہ جس نے اپنی راے سے اجماع سے امام
مقرر کیا۔ اور یہ کہنا کہ اسلام نے بنی ہاشم اور بنی امیہ کو
برابر قرار دیا ہے بالکل خلاف قرآن ہے کیونکہ قرآن نے
ارشاد فرمایا ہے کہ قل لا اسئلکم اجراً الا المودۃ فی
القربیٰ یہ آیت بتاتی ہے کہ صاحبان قرابت اورامتوں
سے افضل و بہتر ہین کیونکہ انکی رسالت کا اجر قرار پائی
اور جس نے اجر رسالت ادا نہین کیا اسکے سب اعمال جو
رسول نے تعلیم کئے بیکار ہوئے کیونکہ اس نے مفت
تعلیم حاصل کی اور اس نے کوڈون دیگر پڑھا لہٰذا ایسے
شخص کا حال دنیا خوب جانتی ہے کہ وہ جاہل ہی رہا
اور اسکی سب محنت رائگان گئی۔

امام و نبی کا فرق

امام و نبی مین بس اتنا فرق ہے کہ جتنا فرق کالج کے
پرنسپل اور وائس پرنسپل مین ہوتا ہے جس طرح پرنسپل
محکمہ تعلیم کے قانون پر عمل کرتا ہے اسی طرح وائس پرنسپل
بھی عدیم موجودگی پرنسپل مین اسی قانون پر عمل جاری

کرتا ہے۔ جب پرنسپل نہین ہوتا ہے تو محکمہ تعلیم سے آڈر
وائس پرنسپل کے پاس آتے ہین اور وہ شائع کرتا
ہے۔ اور جب پرنسپل کالج سے علیحدہ ہو جائے اور
وائس پرنسپل پرنسپل ہو جائے اور پھر پرنسپل سابق
اسی کالج مین آجائے تو پھر اسوقت وہ وائس پرنسپل
سابق کے ماتحت ہی رہیگا کیونکہ اسوقت اسی کا عملدر آمد ہے
اسی طرح یہ دنیا بھی ایک درس گاہ ہے جسکا مالک خدا ہے
اس نے دنیا کے کالج مین بہت سے ٹیچر بھیجے جو علما کہے جاتے ہین
ہر عہد مین ایک پرنسپل روانہ کیا اور اس کے ساتھ ایک
وائس پرنسپل مقرر کیا جو وقتاً فوقتاً اسکی مدد کرتا رہا
جیسے موسیٰ کے ساتھ ہارون یا محمدؐ کے ساتھ علی اگر یقین نہ ہو
تو خصائص نسائی دیکھو کہ محمد کی مدد علی نے زیادہ کی یا کسی
دوسرے شخص نے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ کتابون پر تم نظر
نہین رکھتے ہو اور اعتراض کرتے ہو۔ ہر معترض کا فریضہ
ہے کہ پہلے اپنا گھر درست کرے پھر کسی پر اعتراض کرے
ہر عہد مین اس دنیا کے کالج مین پرنسپل رہا مگر نہ معلوم
سنہ ۲۶۰ھ سے ابتک کیون کالج بلا پرنسپل ہے اتنی بے پروائی
تو کوئی گورنمنٹ نہین کرتی مگر سلطنت الٰہیہ اسقدر بے پرواہی کہ

اس نے اسوقت تک کوئی پرنسپل مقرر ہی نہین کیا اور کالج
مین تلاطم مچا ہوا ہے کہ ہم بلا پرنسپل کے کالج کیونکر چلائین۔
جی نہین ایسا نہین ہے بلکہ پہلی سلطنت وہی ہے کہ اس کے
بنائے ہوئے قانون پر دنا غدار سلاطین عمل در آمد کر رہے
ہین۔ اس نے لڑکون کو نہین بھیجا جبتک کہ آدم کو پرنسپل
نہین بنا لیا۔ لہذا اب کوئی عقل اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے
کہ جب لڑکے کالج مین داخل نہین ہوئے تھے اسوقت تک تو
پہلے ہی سے ایک پرنسپل مقرر کر دیا تھا اور اب جبکہ لڑکون کا
داخلہ روزانہ ہو رہا ہے تو کالج کو بلا پرنسپل کے چھوڑ دے
ایسا نہین ہو سکتا ہے بلکہ پرنسپل موجود ہے اور اسکا قانون
پر عملدرآمد ہو رہا ہے مگر اسکے باغی اس کالج مین بہت
کثرت سے ہو گئے ہین اس وجہ سے وہ اپنے روم مین موجود
رہتا ہے اور وہین سے کالج کا معائنہ کرتا ہے۔

جنگ جمل کے واقعہ مین تحریف

فتنہ ابن سبا صفحہ ۹۷ مین جو کچھ بھی تحریر کرتا ہے وہ سب غلط ہے
کہ تاریخ مین موجود نہین وہ یہ لکھتا ہے کہ حملہ ابن سبا ع کے
گروہ نے علی کی جانب سے کیا حالانکہ تاریخ طبری و تاریخ

ابو الفدا اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ حملہ عائشہ کیطرف سے ہوا طلحہ علی کی تقریر سنکر واپس گئے تو مروان بن حکم نے انکو تیر مارا اور یہ کہا کہ ہم کو لڑا کر بھاگے جاتے ہو اور اسی صدمہ سے وہ قتل ہو گئے - اور زبیر جنگ جمل سے نکل کر چشمہ بن تمیم پر وارد ہوئے - تو احنف بولا جو وہان مقیم تھا کہ حضرت ہی نے یہ جنگ کرائی - عمر بن جرموز جو وہان بیٹھا ہوا تھا زبیر کے پیچھے ہو گیا اور جسوقت وہ دشت سباع مین پہونچکر سو گئے تو جرموز نے انکو قتل کیا تو تواریخ مذکورہ مین یہ واقعہ مندرج ہے -

اور کسی تاریخ مین نہین ہے کہ ابن سبا جنگ جمل مین موجود تھا بلکہ بانی اس جنگ کے عبد اللہ ابن زبیر ہین کیونکہ جسوقت چشمہ حواب پر عائشہ کی سواری پہونچی تو عائشہ کو یاد آگیا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ عائشہ تم ایک وقت مین فتنہ پیدا کرو گی اسکی شناخت یہ ہے کہ جب تم حواب پر پہنچو گی تو حواب کے کتے تمپر بھونکین گے عائشہ کو یہ بات یاد آگئی اور واپس ہونا چاہا مگر عبد اللہ ابن زبیر نے فریب دیا کہ یہ چشمہ حواب نہین ہے اور وقت جنگ بھی ابتدا عبد اللہ ابن زبیر ہی نے کی اور زبیر پہ طعن کی کہ علی سے ڈر کر بھاگے جاتے ہو

ذرا واقعات صحیح صحیح تحریر کیا کیجئے غلط بیانی مین سوا نقصان کے فائدہ نہین اور تاریخ احمدی ہے جو کہ خواجہ حسن نظامی و مولانا عصمۃ اللہ کی تقریظ شدہ اردو مین چھپ گئی ہے اسی کو لیکر پڑھ لیجئے تو سچے واقعات معلوم ہو جائینگے کیونکہ اسوقت ان دونو بزرگون سے بہتر وسیع النظر در اکم لوگ ہونگے۔

میدان جنگ

مورخ کامل۔ حضرت ثانی فن سپاہ گری مین لاثانی شجاعت و بہادری مین شہرہ آفاق شجاعان عرب آپکا لوہا مانتے تھے۔ مرحب و عنتر آپکی آواز سے لرزتے تھے جو آپ کو شجاع نہ سمجھے وہ بزدل و جبان ہے احد کے پہاڑ آپکی شجاعت کے گواہ قلعہ خیبر آپکی بہادری کا شاہد کون کہتا ہے کہ حضور شجاع و مجاہد تھے

تابعین۔ اس مین کیا شک ہے جو ذرہ برابر شک کرے وہ کافر ہمارے اندازمین تو وہ وزیر جنگ تھے ابو دجانہ کی سرکوبی کے لئے صحابی مقرر کرتے تھے۔

محمد جریر طبری۔ تم جاہلون سے تو ہمارا ناک مین دم ہے تم انکی وزارت مین اندازہ و قیاس کو دخل دیتے ہو حالانکہ حضور حقیقتاً وزیر تھے تیر مین رسول نے علمدار فوج مقرر

کرکے فتح خیبر کے لئے روانہ کیا تھا۔ وہان پہونچتے ہی تیرون کی بارش ہونے لگی تاب نہ لاسکے باطمینان قلب واپس آئے۔ رسول نے دریافت کیا کہ بے نیل ومرام کیون واپس آئے۔

علمبردار - یہ فوج بہت بزدل وڈرپوک ہے یہ بھاگی مین بھی بھاگا۔

فوج - واہ حضرت خوب۔ آگے آپ تھے کہ ہم۔ جب آپ بھاگے تو ہم بھی کیا ہماری جان فالتو تھی۔

تابعین - یہ نہ کہو کہ بھاگے بلکہ شجاع کہو مجاہد کہو بہادر کہو۔ وہ تو غزوات مین محنت کرتے کرتے تھک کر سو جاتے تھے۔ اور تم یہ لغو باتت کہتے ہو۔

طبری - محنت کیا کرتے تھے وہ تو وزیر جنگ تھے۔ تھکتا تو وہ جو میدان جنگ مین مردے اٹھائے گھوڑون کو پانی پلائے۔ خندق کھودے۔ یا مزدورون کے کام کرے۔ وزیر تو اپنے کیمپ مین رہتا ہے۔

تابعین - کیا مزدور ہی تھکتا ہے مجاہد نہین تھکتا ہے۔

طبری وہ ایسے مجاہد نہین تھے جو میدان جنگ مین جاکر تھکتے۔ ہان احد مین ضرور تھکے تھے کیونکہ خالد ابن ولید کے حملے نے فوج کو پراگندہ کردیا تھا آپ درہ کوہ پر تعنات تھے ریلے مین آگئے کچھ بن نہ پڑا پہاڑ پر چڑھ گئے اور رسول پکارتے رہے کہ بھاگو مت جاؤ ادھر آؤ اور قرآن مین بھی یہی الفاظ ہین تصعدون علی احد والرسول یدعوکم۔

مزید ... ... یہ نہ ہونگے کوئی اور ہوگا۔

طبری - تم ہمسے بہتر جانتے ہو یہ ہی تھے بلکہ انکا ایک جملہ ہو کہ مین پہاڑ پر بکری کیطرح چڑہ جاتا تھا مین ہی نہین قائل ہون بلکہ مورخ کامل مورخ تاریخ خمیس سب اسکے قائل ہین۔

مریدین - اگر بھاگ کر چڑہ گئے تو کیا ہرج اسلیئے کہ آپ کمانڈر چیف تھے پہاڑ پر کمانڈ کرنے کیلئے گئے تھے۔

محققین - تم لوگ کچھ جانتے بھی ہو یا الفاظ ہی بول دیتے ہو۔ کمانڈر چیف فوج مین ایک ہوتا ہے کئی نہین ہوتے ہین جب وہ مر جاتا ہے تب دوسرا جو اس عہدہ کے لائق ہوتا ہے وہ فوراً اسکی جگہ پر آجاتا ہے۔ کمانڈر چیف علمبرداری کا کام نہین کرتا ہے وہ صرف فوج کے لڑانے کی تدابیر سوچا کرتا ہے اور فوج کو باقاعدہ لڑاتا ہے۔ وہ میدان جنگ کے کچھ فاصلہ پر مقیم رہتا ہے اگر فوج مین کمی ہوتی ہے تو اور فوج دوسرے مقام سے طلب کرتا ہے۔ فوج اسلام کے کمانڈر چیف رسول مقبول ہین۔ کوئی دوسرا شخص نہین ہو سکتا اگر کوئی دوسرا ہو تو رسول کیلئے کیا عہدہ تجویز کروگے حالانکہ کمانڈر چیف کا کام رسول ہی نے سر انجام دیا۔ فوج بھاگی مقتول ہوئی رسول نے فوج بلاکر طلب کی جسکا ذکر قرآن مین ہے لقد نصرکم اللہ من مواطن کثیرہ

مریدین - اچھا اب ہمکو معلوم ہوا مگر ایک دوسری مشکل مین جان پڑی ہے وہ یہ کہ کمانڈر چیف تمکو الزام سے جان بچائی وہان رسول مقبول کا عہدہ جاتا رہا ہے اور ادھر ایمان جاتا ہے کیونکہ حافظ جی کی زبانی تراویح مین آئی المومنون الذین

جاہد حصہ سنا تھا۔ کہ مومن وہی ہی جو راہ خدا مین جہاد کرے یہان جہاد کسیطرح
ثابت ہی نہین باب المغازی خالی نظر آتا ہی اور اتفاق سے آج سورہ بقر جو پڑہا تو
کتب علیکم القتال۔ قاتلوا فی سبیل اللہ پر نظر پڑی تو اور دل مین
اضطراب پیدا ہوا کہ قتال واجب ولازم ہی ہر فرد مومن پر جس نے قتال نہین
کیا وہ مومن ہی نہین اسی شش و پنج مین مستغرق تھے کہ حافظ صاحب تشریف لائے انہون نے
جو یہ قصہ سنا تو کہنے لگے کہ ایک آیت سورہ نسا مین ہی ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل
او یغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما جو شخص خدا کی راہ مین مقاتلہ کرے اور قتل ہو جائے یا غالب
آئے اسکو بہت بڑا اجر ہم دینگے۔ حافظ جی بہت غضب ہو گیا ہم نے تو یہ سمجھ رکھا تھا
کہ قتال سپاہی کرتے ہین اگر کسی کو قتل نہین کیا تو کیا حرج ہو لیکن اس آیت نے تو
سب محنت خاک مین ملا دی آیت تو قتل کرنا یا مقتول ہونا باعث اجر عظیم ہے اب
ہمارے حرج سب تشریف لیگیا۔

حافظ جی۔ ڈرتے کیون ہو خدا نے بھاگنے والون اور مقاتلہ نہ کرنے والونکی
توبہ قبول کر لی قرآن ہی مین وہ آیت موجود ہے

مریدین۔ (خوش ہو کر حافظ صاحب سے کہنے لگے) واہ حافظ صاحب
خوب آپنے اطمینان دلایا کیون نہ ہو جائے استاد عالی است۔

محققین۔ توبہ تو ایک مرتبہ قبول ہو سکتی مگر جو کئی بار بھاگا ہو احد مین
بھاگا ہو حنین وحدیبیہ مین ضرور بھاگا ہو اسکی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے
یہ تو پہلی کی توبہ ہو گئی

اور قرآن کی یہ آیت لیست التوبہ الذین یعلمون السئیات
جو لوگ برائی جانتے ہین اور جان بوجھ کر عمل بد کرتے ہین
انکی توبہ قبول نہین - فرار کی برائی ایک جگہ نہین کئی مقام
پر قرآن مین موجود ہے بلکہ فراری کو منافق و کافر کہا گیا ہے
تو پھر کیسے توبہ قبول ہوگی -

اس تقریر سے اہل محفل پر سکتہ سا چھا گیا - کچھ ہٹ دھرم جھوٹ
کہا کئے کچھ اُٹھ کر چلے گئے -

حمیس ـ تم لوگ پریشان کیون ہوتے ہو تمکو فلسفہ نہین معلوم
اگر علم فلسفہ سے ماہر ہوتے تو یہ کیفیت طاری نہ ہوتی - اچھا
سنو اور غور سے سنو خدا کا عذاب ان امور پر عمل کرنے سے ہوگا
جو خلاف فطرت ہین لیکن وہ شخص جو مجبور ہو فطرتاً وہ گناہ سے بری
ہے - مفرورین کی عادت و فطرت مین فرار دوڑا ہوا تھا - بعد
انتقال آنحضرت اپنے عہد مین خارجہ ابن حصین سے جنگ کرنیکے لیے
گئے وہان جب شکست ہوئی تو حضور بھاگ کر ایک جھاڑی مین
پوشیدہ ہوگئے - اسکے بعد کسی معرکہ مین زحمت گوارہ نہین فرمائی -
یہ سنکر ہر ایک کو تسکین ہوئی

تمت

الحمد للہ کہ داستان ظلم باہتمام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس کابگنج
احاطہ کمالگنجان لکھنؤ باہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء چھپکر شائع ہوئی

اعلان

جملہ حضرات اہل تشیع کی خدمت مین التماس ہے کہ اہل خلاف نے اہل تشیعہ کے کتب فروشون وچھاپے خانون کو نقصان پہونچانے کیلئے اہل تشیع مذہبی کتب مثل دینیات مولفہ مولوی فرمان علی و مراثی و نوحہ جات چھاپ لئے ہین۔ لہذا آپ حضرات سے گذارش ہے کہ جب آپ ہمارے مطبع کے کتب نہ خریدینگے ہمارے مطبع وکتبخانہ کو نقصان پہونچے گا اور توسیع دین حق غیر ممکن ہوگی ایک ادنا مثال یہ ہے کہ مثنوی قلق نے مدح جناب امیر نکالڈالی جبکہ خادم نے مثنوی کو چھاپا کوشش بلیغ کی مگر وہ اشعار جسمین میرآقا و مولا کی مدح تھی ممکن نہ ہوسکے بس قلیل اشارہ کافیست پر غور فرماکر ہمارے کارخانہ وکتبخانہ جو کہ صرف آپہی حضرات کا ہے دام و درم قدم سخن سے امداد فرمائے خداوند عالم آپکو جزائے خیر دے۔ اگر آپ اسکی بقا چاہتے ہین اس کتبخانہ سے کتابین منگائے

خادم المومنین صادق محمد صادق مالک
صادق پریس و صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ